WED.23.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 223
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 23 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 223
10 ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

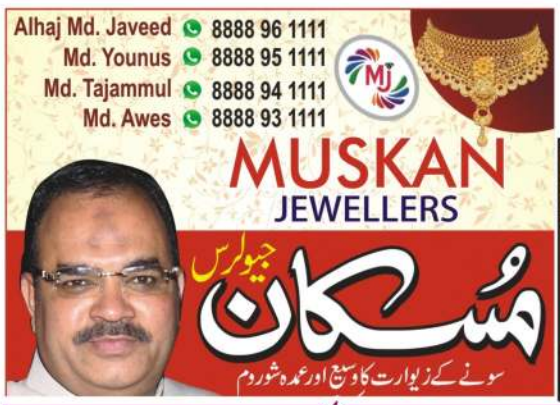

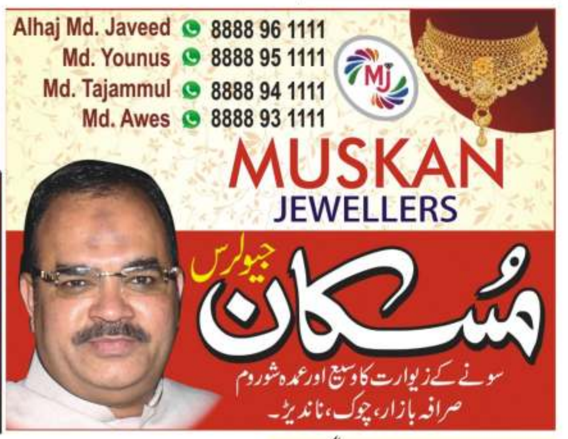

ٹرمپ کے خلاف امریکی میڈیا متحد

ایف آئی آر درج، کوریج کا کیا بائیکاٹ

واشنگٹن : ۲۲ستمبر (ایجنسی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف امریکہ کے نیوز چینلز نے محاذ آرائی شروع کر دی ہے۔ امریکی نیوز آرگنائزیشن سی این این، ایم ایس ناؤ، اور پولیٹیکو نے ہفتے کے آخر میں وائٹ ہاؤس کی جانب سے کوریج سے روکے جانے کے بعد پیر کے روز صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ آرگنائزیشن نے الزام لگایا ہے کہ منتخب کرکے پابندی عائد کرنا قانون کی خلاف ورزی ہے۔ انتظامیہ کی جانب جمعہ کے روز پابندی کے اعلان کے بعد صدر دفتر وائٹ ہاؤس نے ان خبر رساں اداروں کی کوریج پر پابندی عائد کردی تھی۔ ڈونالڈ ٹرمپ کافی عرصے سے ان صحافیوں کی نیوز کوریج پر پابندی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، جن سے وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ امریکی آئین کی پہلی ترمیم سے متعلق اختیار کا ایک امتحان بھی ہے، جہاں آئین حکومت کو پریس کی آزادی پر پابندی عائد کرنے سے روکتا ہے۔ ان نیوز آرگنائزیشن نے اپنی عرضی میں کہا کہ آئین صدر یا کسی دوسرے سرکاری عہدیدار کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ صرف خبروں کا مواد پسند نہ آنے کی بنیاد پر کسی اطلاع یا قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر پریس کے پہلی ترمیم سے متعلق اختیار، آزادی اور املاک سے متعلق مفادات سے محروم کر دیں۔ واضح رہے کہ پہلے صحافیوں کے داخلہ بیج کو غیر فعال کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں تینوں نیوز آرگنائزیشن نے اپنے رپورٹرس کو وائٹ ہاؤس میں داخلے سے روکے جانے کے 2 دنوں کے بعد مشترکہ طور پر مقدمہ دائر کیا، اس سے ایک روز قبل ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ وہ ان آرگنائزیشن پر پابندی لگا رہے ہیں، کیوں کہ وہ ان اداروں کی خبروں کو فرضی مانتے ہیں۔ ممنوعہ ٹی وی نیٹ ورک پیر کی صبح وائٹ ہاؤس کمپلیکس کے بالکل باہر ایک گلی سے رپورٹنگ کر رہے تھے۔ پیر کے روز ہی سی این این کو بھی پول ڈیوٹی سے ہٹا دیا گیا تھا، جنہیں اہم نیوز نیٹ ورک آپس میں شیئر کرتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے فی الحال مقدمے پر کسی قسم کا تبصرہ یا جواب نہیں دیا ہے۔ حالانکہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پیر کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ' پر لکھا تھا کہ وہ اس بات کو اہمیت نہیں دیتے ہیں، جسے وہ پریس کی آزادی کہتے ہیں۔ ٹرمپ نے پوسٹ میں کہا کہ وائٹ ہاؤس پریس کی آزادی کو نشانہ نہیں بنا رہا ہے۔ وہ فرضی خبروں پر حملہ کر رہا ہے، جو ہمارے امریکہ میں کینسر کی طرح پھیل گیا ہے۔ یہ کرپٹ اور مکمل طور پر بے قابو ہے۔ یہ ہماری قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اور اسے اب روکا جانا چاہیئے۔

مہاراشٹر میں یو سی سی کے منصوبہ کو لگا دھچکا

کمیٹی کے رکن سابق جج آر سی چوہان نے دیا استعفیٰ

انہوں نے کمیٹی کے کام کرنے کے طریقے اور ریاست سے باہر کے ایک افسر کی کمیٹی کے کام میں شمولیت سمیت کئی امور پر اختلافات کا حوالہ دیا

> گزشتہ 7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یو سی سی کے قواعد وضع کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس کمیٹی میں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے 3 سابق جج، ایک آئینی ماہر، ایک سابق بیورو کریٹ اور سماجی شعبے سے 2 اراکین شامل ہیں۔

ممبئی: ۲۲ستمبر (ایجنسی): مہاراشٹر حکومت کی جانب سے یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ کے لیے مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی کے رکن اور سابق ہائی کورٹ جج جسٹس آر سی چوہان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کمیٹی کے کام کرنے کے طریقے اور ریاست سے باہر کے ایک افسر کی کمیٹی کے کام میں شمولیت سمیت کئی امور پر اختلافات کا حوالہ دیا ہے۔ جسٹس چوہان نے 19 ستمبر کو کمیٹی سے استعفیٰ دیا۔ جولائی میں مہاراشٹر حکومت نے سپریم کورٹ کی سابق جج جسٹس رنجنا دیسائی کی سربراہی میں سات رکنی کمیٹی قائم کی تھی۔ اس کمیٹی کو یو سی سی کے نفاذ کے لیے قانونی اور انتظامی خاکہ تیار کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ یو سی سی کا مقصد شادی، طلاق اور جائیداد جیسے معاملات میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے یکساں قوانین کا فریم ورک تیار کرنا ہے۔ اپنے استعفیٰ خط میں جسٹس چوہان نے کمیٹی کے کام کرنے کے انداز پر کئی اعتراضات اٹھائے۔ ان کا الزام ہے کہ کمیٹی کی میٹنگیں کئی مرتبہ کسی تفصیلی یا بامعنی بحث کے بغیر ہی ختم کر دی گئیں۔ ان کے مطابق میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کارروائی کی توثیق، ویب سائٹ میں تبدیلی اور سوالنامے کو حتمی شکل دینے جیسے معاملات چیئر پرسن کی ہدایت پر تیزی سے نمٹا دیے گئے۔ جسٹس چوہان نے کہا کہ بعض ارکان کی جانب سے سوالنامے کے حوالے سے تجاویز بھی زیر غور نہیں لائی گئیں۔ ان تجاویز میں عوام سے دیر سے شادی، بانجھ پن، غیر مستحکم ازدواجی زندگی اور تنازعات کے حل جیسے معاملات پر تفصیلی رائے حاصل کرنے کے لیے سوالات شامل کرنے کی بات کی گئی تھی۔ ان کے مطابق چیئر پرسن کی جانب سے پہلے ہی ایک سوالنامہ حتمی شکل دے کر ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کے لیے بھیجا جا چکا تھا۔ سابق جج نے کمیٹی کے کام میں ریاست سے باہر کے ایک افسر کی شمولیت پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے اپنے خط میں کہا کہ اس سے یہ تاثر پیدا ہو سکتا ہے کہ ”مہاراشٹر کے افسر شاید خود کو اس کام کے لیے اہل نہیں سمجھتے، اسی لیے کسی دوسری ریاست کے افسر کو بلانا پڑا۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے اس افسر کو کمیٹی کے کام میں مناسب طور پر شامل کرنے کے معاملے میں بھی مسئلہ پیدا ہوا ہو۔ جسٹس چوہان نے لکھا کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے وہ کمیٹی سے اپنی نشست خالی کر رہے ہیں تاکہ حکومت جلد از جلد اس جگہ کسی دوسرے شخص کو مقرر کر سکے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ کمیٹی میں کام کرنا ان کے لیے ایک سیکھنے کا تجربہ رہا اور انہوں نے کمیٹی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے 9 جولائی کو یو سی سی کے لیے کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ کمیٹی کو چھ ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ اس دوران اسے یو سی سی کے قانونی، سماجی، ثقافتی اور انتظامی پہلوؤں کا جائزہ لینا، دیگر ریاستوں کے تجربات کا مطالعہ کرنا اور ایک جامع رپورٹ پیش کرنا ہے۔ کمیٹی خاص طور پر اتراکھنڈ جیسے ریاستوں کے تجربات کا بھی جائزہ لے رہی ہے، جہاں یو سی سی پہلے ہی نافذ کیا جا چکا ہے۔ کمیٹی کے دیگر ارکان میں سابق ہائی کورٹ جج ایس جی مہیرے، مہاراشٹر کے سابق چیف سکریٹری ڈی کے جین، سابق ایڈووکیٹ جنرل ویریندر صراف، آئینی امور کے ماہر رمیش پٹانگے اور ماہر تعلیم سورنا راول شامل ہیں۔ گزشتہ ہفتے وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا تھا کہ کمیٹی کی جانب سے یو سی سی کا مسودہ اور سفارشات پیش کیے جانے کے بعد ریاستی حکومت اسے نافذ کرے گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ کمیٹی اپنی سفارشات پر کام کر رہی ہے اور حکومت کا مقصد ناگپور میں ہونے والے اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے دوران اس سلسلے میں قانون سازی پیش کرنا ہے۔ دوسری طرف این سی پی کے رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیک واڑی نے کمیٹی کی تشکیل پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ اس میں اقلیتی برادریوں کی نمائندگی نہیں ہے۔ قومی سطح پر بھی یو سی سی پر سیاسی بحث جاری ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے 13 ستمبر کو کہا تھا کہ انہیں یقین ہے کہ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے حکومتیں 2029 سے پہلے 21 ریاستوں میں یو سی سی نافذ کرنے کے لیے قانون لائیں گی۔ اگلے لوک سبھا انتخابات 2029 میں ہونے ہیں۔

جموئی واقعہ انتہائی سنگین اور شرمناک: تیجسوی یادو

پٹنہ: ۲۲ستمبر (ایجنسی): بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی ورکنگ صدر تیجسوی یادو نے جموئی واقعہ کو انتہائی سنگین اور شرمناک قرار دیتے ہوئے ریاستی حکومت کو قانون و انتظام کے معاملے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ منگل کو پریس کانفرنس میں انہوں نے خواتین اور بچیوں کی سلامتی پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت سے جواب طلب کیا اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے ان کے سابقہ بیان کے حوالے سے استعفے کا مطالبہ کیا۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ جموئی میں پیش آنے والے واقعہ کو کسی بھی صورت معمولی یا الگ تھلگ واقعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان کے مطابق ریاست میں خواتین اور بچیاں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت کے بعض رہنماؤں کے ان بیانات کا بھی حوالہ دیا، جن میں اس طرح کے واقعات کو 'چھوٹ پٹ' یا 'انفرادی' واقعہ قرار دیا گیا تھا۔ تیجسوی نے کہا کہ ایسے واقعات کی سنگینی کو کم کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ جموئی معاملے میں پولیس کارروائی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے تیجسوی نے کہا کہ پولیس کے مطابق واقعے میں سات سے آٹھ افراد کے ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ہے، اس لیے تمام ملزمان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ منگل کو پولیس نے مبینہ مرکزی ملزم نندن یادو کو ایک مڈبھیڑ کے دوران ٹانگ میں گولی لگنے کے بعد گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران مڈبھیڑ ہوئی اور ملزم زخمی ہوگیا۔

شرجیل امام کو کزن کی شادی میں شرکت کے لیے ۷ دن کی عبوری ضمانت

دہلی: ۲۲ستمبر (ایجنسی): دہلی کے کڑکڑڈوما کورٹ نے جیل میں بند شرجیل امام کو اس کے چچیرے بھائی کی شادی میں شامل ہونے کے لیے عبوری ضمانت دے دی ہے۔ یہ عبوری ضمانت 4 سے 10 اکتوبر تک دی گئی ہے۔ شرجیل امام پر 2020 کے شمال مشرقی دہلی فساد کی سازش کے معاملے میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ چل رہا ہے۔ امام کو یہ عبوری ضمانت اس لیے دی گئی ہے تاکہ وہ مقررہ مدت کے دوران اپنے چچیرے بھائی کی شادی کی رسومات میں شامل ہو سکے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے شرجیل امام کی اس عرضی پر دہلی پولیس کو نوٹس جاری کیا تھا جس میں اس نے ٹرائل کورٹ کے ذریعہ ریگولر ضمانت نہ دیے جانے کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ اور وکاس مہاجن کی ڈویژن بنچ نے پولیس سے جواب طلب کیا تھا اور معاملے کی آئندہ سماعت کی تاریخ مقرر کی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے پہلے امام اور شریک ملزم عمر خالد کی ریگولر ضمانت کی عرضیاں خارج کر دی تھیں۔ عدالت نے سپریم کورٹ کے 5 جنوری کے اس حکم کا حوالہ دیا تھا جس میں انہیں ضمانت دینے سے انکار کیا گیا تھا اور وہ حالات بھی بتائے گئے تھے جن میں وہ اپنی عرضیاں دوبارہ داخل کر سکتے تھے۔ دراصل رواں سال کی شروعات میں سپریم کورٹ نے شرجیل امام اور عمر خالد کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ استغاثہ کے پیش کردہ ثبوتوں کو پہلی نظر میں دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ ان پر یو پی اے کی دفعہ 43 ڈی(5) کے تحت قانونی پابندی عائد ہوتی ہے، جبکہ 5 دیگر شریک ملزمان کو ضمانت دے دی گئی تھی۔ دوسری جانب حال ہی میں سپریم کورٹ نے شریک ملزم تسلیم احمد اور خالد سیفی کو 6 ماہ کی عبوری ضمانت دی تھی۔ ساتھ ہی عدالت نے ایک بڑی بنچ کو یہ سوال بھیجا تھا کہ کیا یو اے پی اے کی دفعہ 43 ڈی (5) کے تحت پابندیوں کے باوجود طویل عرصے تک جیل میں رہنے اور ٹرائل میں تاخیر کی بنیاد پر ضمانت دی جا سکتی ہے۔ دہلی پولیس نے ہائی کورٹ میں شرجیل امام اور عمر خالد کی ضمانت کی عرضیوں کی مخالفت کی ہے۔ پولیس نے انہیں مبینہ سازش کا ماسٹر مائنڈ قرار دیا ہے اور دلیل دی ہے کہ سپریم کورٹ کے 5 جنوری کے حکم کو دیکھتے ہوئے ان کی نئی عرضیاں قابل غور نہیں ہیں۔ یہ معاملہ فروری 2020 کے دہلی فساد کے پیچھے کی مبینہ بڑی سازش سے متعلق ہے۔ شرجیل امام ان ملزمان میں شامل ہیں، جن کے خلاف یو اے پی اے اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

وندے ماترم کے تمام بند نہ گانے پر مجرمانہ کاروائی نہیں ہونی چاہئے: سپریم کورٹ

دہلی: ۲۲ستمبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے منگل کو وندے ماترم کے تمام ۶ بند نہ گانے والے ایسے شخص کے خلاف مجرمانہ کارروائی نہ ہونے کی توقع ظاہر کی ہے جس کا انکار مذہبی یا ضمیر کی آزادی کی بنیاد پر ہو۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کرناٹک موسیقی کے معروف گلوکار ٹی ایم کرشنا کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے مرکز سے ۲ ہفتوں میں جواب طلب کیا۔ سپریم کورٹ نے منگل کو واضح کیا کہ وندے ماترم کے تمام ۶ بند گانے سے مذہبی یا ضمیر کی بنیاد پر انکار کرنے والے شخص کو مجرمانہ نتائج کا سامنا نہیں کرنا چاہئے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں اس بات کا جائزہ لے گی کہ ۱۹۸۶ء کے تاریخی بیجو ایمانوئل بنام ریاست کیرالہ فیصلے میں تسلیم کیے گئے ضمیر کی آزادی کے اصول کا موجودہ قانون پر اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ مشاہدہ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل ۳ رکنی بنچ نے معروف کرناٹک گلوکار ٹی ایم کرشنا کی درخواست پر سماعت کے دوران کیا۔ عدالت نے مرکزی حکومت سے درخواست پر ۲ ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ ٹی ایم کرشنا نے قومی وقار کی توہین کی روک تھام ایکٹ، ۱۹۷۱ء میں ۲۰۲۶ء میں کی گئی ترمیم کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔ ترمیم کے ذریعے قومی ترانے کے ساتھ قومی گیت وندے ماترم کو بھی قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ قانون میں قومی ترانے یا قومی گیت کی گائیکی کو جان بوجھ کر روکنے یا ایسی تقریب میں خلل ڈالنے پر ۳ سال تک قید، جرمانہ یا دونوں کی سزا کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کرشنا نے اس ترمیم کے ساتھ وزارت داخلہ کی ان ہدایات کو بھی چیلنج کیا ہے جن میں وندے ماترم کے مکمل ۶ بندوں کو سرکاری، رسمی اور مخصوص ثقافتی تقریبات میں گانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان ہدایات اور فوجداری سزا کی شق کو ایک ساتھ پڑھنے سے شہریوں پر مکمل گیت گانے کا عملی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ کرشنا کی درخواست میں خاص طور پر وندے ماترم کے آخری ۴ بند پر اعتراض کیا گیا ہے۔ درخواست کے مطابق ان بندوں میں ہندو دیویوں درگا، لکشمی اور سرسوتی کے حوالے موجود ہیں۔ درخواست گزار کا موقف ہے کہ ان بندوں کو لازمی طور پر گانے کا تقاضا مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر سے متعلق آئینی حقوق کو متاثر کرسکتا ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وندے ماترم کی عوامی ادائیگی میں تاریخی طور پر پہلے ۲ بندوں کو ترجیح دی جاتی رہی ہے۔ کرشنا نے دعویٰ کیا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں کانگریس کی جانب سے قومی اجتماعات میں گیت کے پہلے ۲ بندوں تک محدود رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا، جس کے پس منظر میں بعد کے بندوں میں موجود مذہبی حوالوں پر اعتراضات بھی شامل تھے۔

گجرات میں مودی اور امیت شاہ کے پتلے جلانے پر ۲۱ کسانوں پر مقدمہ درج

احمد آباد: ۲۲ستمبر (ایجنسی): گجرات کے ضلع موربی کے جیٹ پر گاؤں میں وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے پتلے جلانے کے الزام میں ۲۱ کسانوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ ۱۷ ستمبر کو مودی کی سالگرہ کے موقع پر ہونے والے احتجاج کے دوران پیش آیا۔ پولیس نے ۱۸ ستمبر کو ایف آئی آر درج کی۔ کسان گزشتہ کئی ماہ سے اڈانی گروپ سے وابستہ بجلی ٹرانسمیشن پروجیکٹ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ پولیس شکایت کے مطابق موربی تعلقہ پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر نلیش ایس گھیٹیا کی شکایت پر درج ایف آئی آر میں ۲۱ نامزد افراد کے علاوہ نامعلوم افراد کو بھی ملزم بنایا گیا ہے۔ پولیس کا الزام ہے کہ جیٹ پر گاؤں میں احتجاج کے دوران مودی اور امیت شاہ کے پتلے جلائے گئے، سڑک پر آتش گیر مادہ استعمال کیا گیا اور ایسا اجتماع کیا گیا جس سے آمدورفت متاثر ہوئی اور علاقے میں خوف کا ماحول پیدا ہوا۔ پولیس نے ایف آئی آر میں مجرمانہ سازش، غیر قانونی اجتماع، راستہ روکنے، سرکاری احکامات کی خلاف ورزی، آتش گیر مادے کے استعمال اور عوامی امن و امان متاثر کرنے سے متعلق بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف دفعات عائد کی ہیں۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران احتجاج میں شامل دیگر افراد کی بھی شناخت کی جا رہی ہے۔ کئی ماہ سے بجلی ٹرانسمیشن لائنوں کی مخالفت: جیٹ پر اور آس پاس کے علاقوں کے کسان گزشتہ کئی ماہ سے زرعی زمینوں سے ہائی ٹینشن بجلی کی ٹرانسمیشن لائنیں گزارنے اور ٹاور نصب کرنے کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ پروجیکٹ ہلواد ٹرانسمیشن لمیٹڈ سے متعلق ہے، جو اڈانی انرجی سولیوشنز لمیٹڈ کے لیے قائم خصوصی مقصد کی کمپنی ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ بجلی کے ٹاور اور لائنیں ان کی زرعی زمینوں کے استعمال اور کاشت کاری کو متاثر کر سکتی ہیں۔ کسانوں کی بنیادی مانگ مناسب معاوضے سے متعلق ہے۔ احتجاج کرنے والے کسانوں کے مطابق ٹرانسمیشن لائنوں اور ٹاوروں کی وجہ سے ان کی زمین کی زرعی افادیت متاثر ہوگی، اس لیے انہیں زمین کے استعمال اور ممکنہ نقصانات کے بدلے زیادہ معاوضہ دیا جانا چاہئے۔ اس معاملے پر جیٹ پر میں کسانوں نے جون میں بھوک ہڑتال بھی شروع کی تھی، جو تقریباً ۲ ہفتے تک جاری رہی۔ کسان تحریک کے نمایاں لیڈر نہول امرتیہ نے پولیس کارروائی پر اعتراض کرتے ہوئے ایف آئی آر کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ 'دی وائر' کے مطابق انہوں نے کہا کہ کسان اس کارروائی کا مناسب جواب دیں گے اور قانونی لڑائی کو سپریم کورٹ تک لے جانے کا عزم ظاہر کیا۔

چندہ چوری: بڑی مچھلیوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں؟ پی ایم مودی کی خاموشی پر کانگریس نے اٹھائے سوال

دہلی: ۲۲ستمبر (ایجنسی): کانگریس نے رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری کو لے کر بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر ہدف تنقید بنایا ہے۔ راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس حوالے سے ایک طویل پوسٹ کی۔ انہوں نے لکھا کہ ”چندہ چوری آستھا (عقیدت) سے دھوکہ۔ دیکھو او بی جے پی والو، تم یہ کام نہ کرو، رام کا نام بدنام نہ کرو، بدنام نہ کرو!“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”ایودھیا کے بھگوان شری رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے معاملے میں تحقیقات شروع ہوئے 3 ماہ مکمل ہونے میں صرف 3 روز باقی ہیں، لیکن شرمناک بات یہ ہے کہ اب تک ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل نہیں ہوئی ہے۔ اگر 25 ستمبر تک چارج شیٹ داخل نہیں ہوئی تو ملک کی سب سے شرمناک چڑھاوے کی چوری کے چھوٹے کرداروں کو ضمانت ملنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔“ جے رام رمیش نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”ہم یہ واضح کر دیں ملک کے عوام کو ایسی ایس آئی ٹی اور ایسی کسی بھی سرکاری چارج شیٹ پر بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے، جس میں بڑی مچھلیوں کو بچانے کا خدشہ برقرار ہے۔ جو لوگ کہتے تھے کہ کچھ بھی رپورٹ کے لائق نہیں ہے ان کی اپنی تحقیقات اب خود تسلیم کر رہی ہیں کہ چڑھاوے کی چوری 70 نہیں بلکہ 170 بار تو سی سی ٹی وی میں ہی سامنے آ چکی ہیں جسے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں پا رہے ہیں۔“ راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش کے مطابق یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ چارج شیٹ داخل ہونے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ معاملہ بڑے چوروں اور ان کے سرپرستوں سے توجہ ہٹانے کا ہے۔ سوال یہ بھی اٹھ رہا ہے کہ ایودھیا کے بھگوان شری رام مندر میں منصوبہ بند طریقے سے کی گئی چڑھاوا چوری کے سرغنوں کو کون اور کیوں بچا رہا ہے؟ اس سنگین معاملے میں وزیر اعظم نریندر مودی کی خاموشی اور چڑھاوا چوری کے ملزمان کی مدد پر بھی مسلسل سنگین سوال اٹھ رہے ہیں۔ اپنی 'ایکس' پوسٹ میں جے رام رمیش نے یہ بھی لکھا کہ ”عوام کے ذہن میں سیدھے اور واضح سوالات ہیں، معاملے میں بڑی مچھلیوں پر اب تک کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ ان سے سخت پوچھ تاچھ کب ہوگی؟ اصل قصورواروں کو بچانے کے لیے سپریم کورٹ کی نگرانی میں تحقیقات سے کون اور کیوں بچنا چاہتا ہے؟ ٹرسٹ کو اب تک تحلیل کیوں نہیں کیا گیا؟“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”ہمارا ماننا ہے کہ ایس آئی ٹی کے نام پر بی جے پی کی ڈبل انجن حکومتوں کے ذریعہ بی جے پی-آر ایس ایس سے وابستہ چڑھاوا چوری کے ملزمان کو بچانے کی کارروائی چل رہی ہے۔ سوال اب صرف ملزمان کا نہیں بلکہ ان لوگوں کی جوابدہی کا بھی ہے جن کی نگرانی میں یہ سب ہوا۔“ پوسٹ کے آخر میں جے رام رمیش نے لکھا کہ ”وزیر اعظم جی یاد رہے کہ ملک کی عقیدت سے جڑے اس سنگین معاملے پر خاموشی کے لیے آپ کو جواب دینا ہی ہوگا۔ کانگریس کا مطالبہ بالکل واضح ہے۔ پورے نظام کا فارنسک آڈٹ ہو، ذمہ دار لوگوں کے خلاف سخت کارروائی ہو اور تحقیقات مکمل شفافیت کے ساتھ ہو۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”مودی جی چڑھاوا بھگوان شری رام کے نام پر آیا تھا۔ جو لوگ اس کے انتظام اور منتظمین کے انتخاب کا سہرا اپنے سر باندھتے رہے ہیں انہیں اس چندہ چوری کی ذمہ داری بھی لینی ہوگی۔“

رانی مکھرجی کی والدہ کرشنا مکھرجی کا انتقال

ممبئی: ۲۲ستمبر (ایجنسی): بالی ووڈ کی معروف اداکارہ رانی مکھرجی کی والدہ کرشنا مکھرجی کا منگل کی دوپہر 75 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ خاندان کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ رانی مکھرجی کی والدہ محترمہ کرشنا مکھرجی کا آج دوپہر انتقال ہوگیا۔ خاندان نے بیان میں کہا کہ وہ اس مشکل وقت میں لوگوں کی محبت، دعاؤں اور تعاون کے لیے شکرگزار ہیں اور سب سے احترام کے ساتھ اپیل کی کہ خاندان کی نجی زندگی کا خیال رکھا جائے۔ خاندان کی جانب سے کرشنا مکھرجی کی موت کی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ کرشنا مکھرجی کی شادی فلم ساز رام مکھرجی سے ہوئی تھی، جو فلمالیا اسٹوڈیوز کے شریک بانی تھے۔ رام مکھرجی کا 2017 میں انتقال ہوگیا تھا۔ اس جوڑے کے دو بچے ہیں، اداکارہ رانی مکھرجی اور فلم پروڈیوسر راجا مکھرجی۔ کرشنا مکھرجی کا تعلق بنگالی فلم انڈسٹری سے بھی رہا اور وہ پلے بیک گلوکارہ کے طور پر کام کرتی تھیں۔ ان کے نمایاں کاموں میں 1982 میں ریلیز ہونے والی فلم 'تیسری آنکھ' کا گانا 'عید کے دن گلے مل لے راجا' بھی شامل ہے۔

میڈیا اداروں کے بائیکاٹ پر وائٹ ہاؤس نے ٹرمپ ٹی وی متعارف کرا دیا: 'وہ میرا بائیکاٹ نہیں کر پائیں گے'

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سی این این، ایم ایس ناؤ اور پولیٹیکو پر وائٹ ہاؤس داخلے پر پابندی کے بعد بڑے امریکی نیوز چینلز نے صدر کی مشترکہ کوریج کا بائیکاٹ کیا ہے۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس نے ٹرمپ کی کوریج کے لیے سٹریمنگ چینل 'ٹرمپ ٹی وی' کا آغاز کر دیا ہے۔ ٹرمپ نے جمعے کو اس پابندی کا اعلان کرتے ہوئے ان اداروں پر اپنی انتظامیہ کے بارے میں 'افسانے یا جھوٹ' لکھنے کا الزام عائد کیا تھا۔ تاہم کمپنیوں نے کہا کہ ان کے رپورٹرز کو سنیچر کے روز وائٹ ہاؤس میں داخلے سے روک دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان تینوں امریکی اداروں نے کہا کہ وہ ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کریں گے تاکہ 'اس اصول کا دفاع کیا جا سکے کہ حکومت یہ فیصلہ نہیں کرتی کہ میڈیا کیا رپورٹ کرے گا۔' ادھر وائٹ ہاؤس نے اپنا سٹریمنگ چینل 'ٹرمپ ٹی وی' شروع کر دیا ہے جو روزانہ 24 گھنٹے صدر کی ویڈیوز نشر کرے گا۔ دیگر کئی امریکی اداروں نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ پول کوریج یعنی مشترکہ طور پر تقریبات کی کوریج میں حصہ نہیں لیں گے۔ جبکہ نیویارک ٹائمز اور واشنگٹن پوسٹ سمیت بعض اداروں نے کہا کہ وہ پیر کے روز ٹرمپ کی تقریبات کی تصاویر بھی شیئر نہیں کریں گے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ٹرمپ کے ایئر فورس ون میں سوار ہونے یا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لیے نیویارک پہنچنے کی کوئی نیٹ ورک ٹی وی فوٹیج موجود نہیں تھی۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس کے ساؤتھ لان میں نئے میرین ون ہیلی پیڈ کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی۔ یہ تقریب وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر نشر کی گئی تاہم ان کے ریمارکس سنائی نہیں دے رہے تھے۔ بعد ازاں صدر ٹیلی وژن پر اس وقت دکھائی دیے جب ان کی نیویارک کے میئر زہران ممدانی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ انھوں نے صدر کو بتایا کہ پریس کانفرنس میں تمام میڈیا ارکان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں ٹرمپ نے کہا کہ 'یہ دلچسپ ہے کیونکہ انھوں نے کہا تھا کہ وہ میرا بائیکاٹ کریں گے۔ لیکن وہ کبھی میرا بائیکاٹ نہیں کرتے اس لیے میں اس بارے میں زیادہ پریشان نہیں تھا۔ یہاں موجود تمام پریس کو دیکھیے۔' اس مشترکہ نظام میں میڈیا ادارے مواد ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں تاکہ امریکی عوام تک صدارتی تقریبات کی نشریات پہنچانے کے دوران اخراجات اور وسائل کو محدود رکھا جا سکے۔ فاکس نیوز کے واشنگٹن بیورو کے سربراہ برائن بوٹن اس وقت وائٹ ہاؤس کی کوریج کرنے والی میڈیا ٹی وی ٹیموں کی تنظیم میں باری باری دیے جانے والے کردار کے تحت خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے ایک ای میل میں لکھا کہ 'آج سے، ٹی وی پول ٹرمپ کی ان تقریبات کی کوریج نہیں کرے گا جنھیں پول کوریج کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔' پیغام میں کہا گیا کہ یہ اقدام اس کے بعد کیا گیا جب وائٹ ہاؤس نے ٹرمپ کے نیویارک کے دورے کے دوران سی این این کو اپنی پول ذمہ داریاں ادا کرنے سے 'روک دیا' اور یہ کہ اس کی جگہ کوئی متبادل پول مقرر نہیں کیا جائے گا۔' وائٹ ہاؤس سے پابندی کا سامنا کرنے والے تینوں میڈیا اداروں نے پیر کے روز واشنگٹن کی ضلع عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے۔ قانونی کارروائی کے اعلان پر مشتمل مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ 'کسی پیشگی اطلاع یا طریقۂ کار کے بغیر، وائٹ ہاؤس نے ہمارے صحافیوں کی اسناد منسوخ کر دیں کیونکہ اسے ہماری رپورٹنگ پر اعتراض تھا۔' اگر اس کو چیلنج نہ کیا گیا تو یہ صحافتی آزادی اور حکومت کی مداخلت سے آزاد، خودمختار صحافت تک عوام کے حق کے لیے خطرہ بنے گا۔' پیر کو جاری کیے گئے ایک مشترکہ بیان میں سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کا کہنا تھا کہ 'اپنے آئینی حقوق کے تحفظ اور اس اصول کے دفاع کے لیے قانونی کارروائی کر رہے ہیں کہ حکومت یہ فیصلہ نہیں کر سکتی کہ میڈیا کیا رپورٹ کرے یا کیا شائع کرے۔' امریکی آئین کی فرسٹ امینڈمنٹ (پہلی آئینی ترمیم) حکومت کو پریس کی آزادی محدود کرنے سے روکتی ہے۔ عدالتیں روایتی طور پر اس شق کی یہ تشریح کرتی آئی ہیں کہ حکومت اپنی کوریج کے مواد کی بنیاد پر میڈیا اداروں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کر سکتی۔ مشترکہ بیان میں مزید کہا گیا: 'بغیر کسی پیشگی اطلاع یا قانونی طریقۂ کار کے وائٹ ہاؤس نے ہمارے صحافیوں کی اسناد منسوخ کر دیں کیونکہ اسے ہماری رپورٹنگ پر اعتراض تھا۔' بیان کے مطابق 'اگر اس اقدام کو چیلنج نہ کیا گیا تو یہ پریس کی آزادی اور عوام کے اس حق کے لیے خطرہ بن سکتا ہے کہ انہیں حکومتی

مداخلت سے آزاد، خودمختار صحافت میسر ہو۔' ایم ایس ناؤ کی رپورٹر اکائیلا گارڈنر نے کہا کہ 'سکیورٹی افسر نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا کارڈ اُن کے حوالے کر دوں۔ اس نے کہا کہ اسے غیر فعال کر دیا گیا ہے۔' 'میں نے پوچھا کہ میں اندر کیوں نہیں جا سکتی؟ اس نے کہا کہ یہ فیصلہ اوپر کی سطح پر ہوا ہے۔' گارڈنر نے مزید کہا کہ اگرچہ ان کا اور ان کے ساتھی کا کارڈ غیر فعال کر دیا گیا تھا تاہم ایم ایس ناؤ کی ایک پروڈیوسر اپنا کارڈ سکین کر کے اندر جانے میں کامیاب رہیں۔ تاہم انھیں یہ نہیں بتایا گیا کہ پروڈیوسر کا کارڈ اب بھی کیوں کام کر رہا تھا۔ سی این این کی رپورٹر بیٹسی کلائن نے کہا کہ ایک سیکرٹ سروس اہلکار نے انھیں بتایا کہ اِن کا کارڈ غیر فعال کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں سنیچر کی صبح پولیٹیکو نے کہا کہ اس کی رپورٹر شائین بیسلٹ کو داخلے سے روک دیا گیا اور سیکرٹ سروس نے ان کا پاس منسوخ کر دیا۔ تینوں اداروں نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے ٹرمپ پر اظہارِ رائے کی آزادی اور پریس کی آزادی سے متعلق آئینی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔ اپنے اعلان میں ٹرمپ نے ان تینوں اداروں کی کسی مخصوص رپورٹ یا خبر کا ذکر نہیں کیا جس کی وجہ سے یہ اقدام کیا گیا۔ تاہم بعد میں انھوں نے کہا کہ 'یہ دراصل گذشتہ چند برسوں کی مجموعی خبروں کا نتیجہ ہے۔' ٹرمپ نے مزید کہا کہ 'ممکن ہے کچھ اور بھی ان کے ساتھ شامل ہوں۔' تاہم انھوں نے اضافی نیوز اداروں پر پابندی لگانے کی کوئی ہدایت جاری نہیں کی۔ بعد میں جب ایک رپورٹر نے پوچھا کہ مزید اداروں سے کیا مراد ہے تو ٹرمپ نے جواب دیا کہ 'جعلی خبروں کے حوالے سے مزید؟ خیر، آپ جانتے ہیں کہ نیو یارک ٹائمز کی خبریں جعلی ہوتی ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کی خبریں بھی جعلی ہوتی ہیں۔'

صدر کی میڈیا سے ناراضی ایسے وقت میں نظر آئی جب انھیں کچھ چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلے سپریم کورٹ نے وسط مدتی انتخابات سے قبل ڈاک کے ذریعے ووٹنگ کو محدود کرنے کے ان کے منصوبے کو روک دیا ہے۔ اس پر ٹرمپ نے عدالت کے ججوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان میں وہ جج بھی شامل تھے جنھیں انھوں نے خود مقرر کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ 'یہ وہ لوگ نہیں جن کا میں نے انٹرویو لیا تھا۔' اس کے بعد امریکی مرکزی بینک فیڈرل ریزرو نے شرح سود میں اضافہ کر دیا۔ حالانکہ ٹرمپ کئی ماہ سے یہ موقف اختیار کرتے رہے تھے کہ اسے کم کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد ایک جج نے ان کی انتظامیہ کو حکم دیا کہ واشنگٹن ڈی سی میں واقع کینیڈی سینٹر آرٹس وینیو میں کوئی بھی تبدیلی کرنے سے 30 دن پہلے نوٹس دیا جائے۔ صدر نے خبردار کیا تھا کہ اسے 'مسمار کیا جا سکتا ہے۔' میڈیا میں یہ سرخیاں ظاہر کرتی ہیں کہ ٹرمپ کو مشکل سیاسی حالات کا سامنا ہے۔ تاہم پریس پر ان کا تازہ حملہ واضح قانونی سوالات بھی اٹھاتا ہے۔ امریکی آئین میں پہلی ترمیم کانگریس کو پریس کی آزادی 'محدود' کرنے سے منع کرتی ہے۔ عدالتیں عرصۂ دراز سے کہتی آئی ہیں کہ امریکی حکومت میڈیا کے ساتھ اس کی رپورٹنگ کے مواد کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کر سکتی۔ نشانہ بنائے گئے تینوں خبر رساں اداروں نے ٹرمپ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے مقدمات دائر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اگرچہ اس اقدام کی وسعت غیر معمولی ہے تاہم یہ پہلا موقع نہیں جب ٹرمپ انتظامیہ نے مرکزی دھارے کے میڈیا اداروں کے نمائندوں کی وائٹ ہاؤس تک رسائی محدود کرنے یا انکار کرنے کی کوشش کی ہو۔ اپنی پہلی مدت صدارت میں انتظامیہ نے سی این این کے نمائندے جم اکوسٹا کے پریس کریڈینشلز منسوخ کر دیے تھے۔ اس کے نتیجے میں ایک قانونی جنگ شروع ہوئی جو بالآخر صحافی کے حق میں اختتام پذیر ہوئی تھی۔ ٹرمپ نے ایک ایسے رپورٹر کا پاس بھی عارضی طور پر معطل کر دیا تھا جس کی وائٹ ہاؤس کے ایک مشیر کے ساتھ تند و تیز بحث ہوئی تھی۔ تاہم بعد میں عدالتوں نے یہ اقدام بھی روک دیا تھا۔ گذشتہ برس وائٹ ہاؤس نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے رپورٹرز کو صدر کے پریس پول میں شرکت سے روک دیا تھا کیونکہ یہ خبر رساں ادارہ خلیج میکسیکو کا نام تبدیل کر کے خلیج امریکہ رکھنے کے ٹرمپ کے اقدام کی پیروی کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ یہ تنازع بھی ایک طویل قانونی جنگ کا باعث بنا جو ابھی تک مکمل طور پر حل نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد وائٹ ہاؤس نے پریس پول کے قواعد تبدیل کرتے ہوئے تمام نیوز ایجنسیوں کے لیے مخصوص نشست کی ضمانت ختم کر دی تھی۔ تاہم وائٹ ہاؤس کی یہ پابندیاں ایک ڈرامائی شدت اختیار کرنے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان پابندیوں میں صرف پریس پول ہی نہیں بلکہ وائٹ ہاؤس کے پورے احاطے تک رسائی شامل ہے۔ ان کا ہدف صرف ایک ناپسندیدہ نمائندہ نہیں بلکہ پورے خبر رساں ادارے ہیں۔ اگرچہ ٹرمپ اپنے فیصلے کے محرکات کے بارے میں واضح رہے ہیں لیکن انھوں نے اس بارے میں بہت کم وضاحت کی ہے کہ انھوں نے یہ اقدام اب کیوں کیا ہے۔ قومی سیاست میں ایک دہائی سے زیادہ عرصہ قبل داخل ہونے کے بعد سے وہ باقاعدگی سے اپنی میڈیا کوریج پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ تاہم جمعے کو انھوں نے کہا کہ ایسا کوئی مخصوص واقعہ نہیں تھا جس نے انھیں یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا ہو۔ تاہم اس وقت صدر شدید دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ جیسے ایران کے خلاف جنگ کی وجہ سے توانائی اور دیگر اشیا کی قیمتوں میں اضافہ۔ اس کی وجہ سے امریکی عوام میں ان کی مقبولیت متاثر ہوئی ہے۔ رائے عامہ کے جائزے یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ نومبر میں ہونے والے اہم وسط مدتی کانگریسی انتخابات میں ان کی جماعت کو ایوانِ نمائندگان اور شاید سینیٹ پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے سخت مقابلے کا سامنا ہے۔ ان کی جانب سے اس ماہ کے آغاز میں ٹیکساس میں انتخابی تقریبات اور ریپبلکن پارٹی کے کنونشن میں اپنی کامیابیوں کو اجاگر کرنا بھی اب تک موثر ثابت نہیں ہوا۔ شاید ٹرمپ کی میڈیا پر تنقید کے پیچھے مزید وجوہات ہوں۔ لیکن یہ ایسے واقعات پر مایوسی کا اظہار ہو سکتا ہے جس کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔

(بی بی سی اردو)

ایس آئی آر کی چھلنی میں جمہوری حق رائے دہی!

افتخار احمد قادری

ملک کی معروف سیاسی و سماجی شخصیات بھی اب اسپیشل انٹینسیو ریویژن یعنی SIR کی گرفت میں آتی دکھائی دے رہی ہیں۔ دہلی میں جاری انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظر ثانی کے دوران سابق نائب وزیر اعظم لال کرشن اڈوانی، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، سابق نائب صدر جگدیپ دھنکڑ، الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو، خارجہ سیکریٹری وکرم مسری، دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور متعدد اعلیٰ افسران وسیاسی شخصیات کے نام ان ووٹروں میں سامنے آئے ہیں جن کے ریکارڈ میں مبینہ تضادات یا سابقہ انتخابی فہرست سے عدم مطابقت پائی گئی۔ یہ صورتِ حال اس اعتبار سے غیر معمولی ضرور ہے کہ جن شخصیات کے نام برسوں سے سرکاری ریکارڈ، پارلیمانی دستاویزات، حکومتی عہدوں اور عوامی زندگی کے مختلف گوشوں میں محفوظ رہے ہیں، ان کے انتخابی ریکارڈ میں بھی کسی نہ کسی نوعیت کی عدم مطابقت سامنے آ سکتی ہے۔ الیکشن کمیشن کا موقف ہے کہ نوٹس جاری ہونا بذاتِ خود ووٹر کا نام حذف کیے جانے کے مترادف نہیں بلکہ متعلقہ شخص کو اپنے ریکارڈ کی وضاحت اور ضروری دستاویزات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، جس کے بعد قانونی طریقہ کار کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جب انتہائی معروف، بااثر اور سرکاری نظام تک آسان رسائی رکھنے والی شخصیات بھی انتخابی ریکارڈ کی اس پیچیدہ چھان بین میں نشان زد ہو سکتی ہیں تو ملک کے کروڑوں عام شہریوں پر اس عمل کا نفسیاتی، انتظامی اور عملی بوجھ کس قدر شدید ہوگا؟ ایک مرکزی وزیر، سابق نائب وزیر اعظم، اعلیٰ افسر یا معروف سیاسی رہنما اپنے ریکارڈ کی تصدیق کے لیے متعلقہ دفتر، وکیل، دستاویزات اور سرکاری ذرائع تک پہنچ سکتا ہے مگر وہ غریب مزدور کیا کرے گا جو صبح سے شام تک دو وقت کی روٹی کے لیے محنت کرتا ہے؟ وہ بوڑھی عورت کیا کرے گی جس کے پاس کئی دہائیاں پرانے کاغذات محفوظ نہیں؟ وہ کرائے دار کیا کرے گا جو روزگار کے تعاقب میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہوتا رہا ہے؟ وہ غریب خاندان کیا کرے گا جس کے پاس سرکاری دستاویزات میں نام کے ہجے تک مختلف درج ہیں؟ یہیں سے SIR کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ انتخابی فہرستوں کو درست رکھنا بلاشبہ جمہوری نظام کی بنیادی ضرورت ہے۔ جعلی ووٹروں، فوت شدہ افراد کے نام، دوہرے اندراجات، ناقص معلومات اور غیر معتبر ریکارڈ کی اصلاح ضروری ہے۔ کوئی بھی سنجیدہ جمہوری معاشرہ ایسی انتخابی فہرست کا متحمل نہیں ہو سکتا جس میں حقیقی ووٹر کے ساتھ جعلی اندراج بھی موجود ہو لیکن انتخابی فہرست کی تطہیر اور اہل ووٹر کی آزمائش میں ایک بنیادی فرق ہے۔ نظام کی خرابی دور کرنے کے نام پر اگر اہل شہری ہی مسلسل ثبوت فراہم کرنے، دفاتر کے چکر لگانے اور اپنی شہریت وشناخت کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو جائے تو سوال محض انتظامی نہیں رہتا بلکہ جمہوری حقوق کی حفاظت سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ دہلی کے موجودہ معاملے میں تقریباً 13.33 لاکھ ووٹروں کو نوٹس جاری کیے جانے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان میں تقریباً 33.19 لاکھ معاملات "logical discrepancies" جبکہ تقریباً 79.13 لاکھ "no mapping" کے زمرے میں رکھے گئے ہیں۔ بیشتر معاملات میں موجودہ تفصیلات کا 2002 کی سابقہ SIR فہرست سے میل نہ کھانا بھی ایک اہم سبب بتایا گیا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ 2002 کی فہرست آخر کس نے تیار کی تھی؟ اسے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کس ادارے کی تھی؟ اگر کسی شہری کے نام کے ہجے اس وقت غلط درج ہو گئے تھے، اگر والد یا والدہ کے نام میں معمولی فرق آ گیا تھا، اگر مکان کا پتہ تبدیل ہو گیا تھا، اگر خاندان نقل مکانی کر گیا تھا یا سابقہ ریکارڈ میں کسی تکنیکی سبب سے نام کا درست ربط قائم نہ ہو سکا تو کیا ہر غلطی کا خمیازہ آج وہی شہری بھگتے جس نے یہ سرکاری ریکارڈ تیار ہی نہیں کیا تھا؟ سرکاری نظام جب کسی شہری کا ریکارڈ تیار کرتا ہے تو شہری سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ کئی دہائیوں بعد اسی ریکارڈ کے ہر حرف، ہر ہجے، ہر عدد اور ہر اندراج کی ذمہ داری بھی اپنے سر لے۔ اگر ریکارڈ میں غلطی ہوئی ہے تو اصلاح ہونی چاہیے لیکن اصلاح کا بوجھ اس شخص پر ڈالنا جس نے ریکارڈ تیار نہیں کیا، انتظامی سہولت تو ہو سکتی ہے، انصاف کا معیار نہیں۔ جمہوریت صرف انتخابات منعقد کرانے کا نام نہیں۔ جمہوریت کا حقیقی جوہر اس مساوات میں پوشیدہ ہے کہ ایک وزیر کا ووٹ اور ایک مزدور کا ووٹ قانونی اعتبار سے یکساں وزن رکھتا ہے۔ ایک ارب پتی تاجر اور ایک معمولی دستکار، ایک سابق وزیر اعظم اور ایک دیہاڑی دار، ایک اعلیٰ افسر اور ایک رکشہ چلانے والا، سب بیلٹ یا ووٹنگ مشین کے سامنے برابر شہری ہوتے ہیں۔ عہدہ ختم ہو جاتا ہے، دولت ختم ہو جاتی ہے، اقتدار بدل جاتا ہے، شہرت ماند پڑ جاتی ہے، لیکن حق رائے دہی کی آئینی اہمیت باقی رہتی ہے۔ اسی لیے SIR کا معیار بھی طبقاتی نہیں بلکہ یکساں ہونا چاہیے۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی VIP یا "Marked Electors" جیسی اصطلاح کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ کیا ووٹروں کو بااثر اور عام طبقات میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ان کے تبصرے سیاسی تناظر رکھتے ہیں اور انہیں اسی حیثیت سے دیکھا جانا چاہیے، تاہم اس بحث کے پیچھے ایک بنیادی جمہوری اصول موجود ہے کہ ووٹ کی اہمیت ووٹر کے منصب یا شہرت سے متعین نہیں ہوتی۔ اگر الیکشن کمیشن کا مقصد واقعی انتخابی فہرست کو زیادہ مستند، شفاف اور درست بنانا ہے تو پھر سب سے زیادہ توجہ اس امر پر ہونی چاہیے کہ کسی اہل شہری کا نام محض تکنیکی یا دستاویزی پیچیدگی کے باعث متاثر نہ ہو۔ نوٹس جاری کرنا ایک انتظامی مرحلہ ہو سکتا ہے لیکن کسی شہری کے لیے اس نوٹس کا جواب دینا، مقررہ وقت میں دستاویزات جمع کرنا، سماعت میں حاضر ہونا اور اپنے حق کا دفاع کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ ایک سرکاری دفتر تک پہنچنے کے لیے بھی غریب شہری کو مزدوری چھوڑنی پڑ سکتی ہے۔ سفر کے اخراجات الگ، کاغذات کی نقول الگ، معلومات حاصل کرنے کی دشواری الگ اور اگر زبان یا قانونی اصطلاحات سمجھ میں نہ آئیں تو مزید پریشانی الگ۔ ایک شہری جس کے پاس محدود وسائل ہوں، اس کے لیے انتخابی فہرست میں نام برقرار رکھنے کی جنگ بھی ایک غیر معمولی انتظامی آزمائش بن سکتی ہے۔ اسی لیے انتخابی اصلاح کا فلسفہ یہ ہونا چاہیے کہ نظام شہری کے لیے آسان بنایا جائے، شہری کو نظام کے سامنے بے بس نہ کیا جائے۔ یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ SIR کے معاملے میں نوٹس ملنا خود بخود نام حذف ہونے کا اعلان نہیں ہے۔ انتخابی حکام نے واضح کیا ہے کہ متعلقہ ووٹر کو تصدیق اور سماعت کا موقع دیا جاتا ہے اور دستاویزات کی جانچ کے بعد ہی حتمی کارروائی ہوتی ہے۔ بعض معروف شخصیات کے معاملات میں تصدیق کے بعد ریکارڈ درست قرار دیے جانے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ مثال کے طور پر الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو کے معاملے میں نام کے عدم مطابقت والے مسئلے کی تصدیق کے بعد ان کا نام حتمی فہرست میں شامل کیے جانے کی بات سامنے آئی ہے، جبکہ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے معاملے میں بھی مطلوبہ دستاویزات کی تصدیق کے بعد مسئلہ حل ہونے کی اطلاع دی گئی۔ یہ پہلو اہم ہے کیونکہ محض نوٹس کو حتمی اخراج سمجھ لینا بھی درست نہیں ہوگا مگر اس وضاحت کے باوجود طریقہ کار پر سوال اٹھانا اس لیے جائز ہے کہ ایک ایسا نظام جس میں لاکھوں افراد کے ریکارڈ کی جانچ ہو رہی ہو، وہاں غلطی کے امکانات، شہری کی رسائی، دستاویزات کی دستیابی، سماعت کے معیار اور اپیل کے مؤثر راستے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اصل مسئلہ SIR کی ضرورت سے انکار نہیں بلکہ اس کے طریقہ کار کی شفافیت ہے۔ اگر انتخابی فہرست میں جعلی نام ہیں تو انہیں ختم کیا جائے۔ اگر ایک ہی شخص کے متعدد اندراجات ہیں تو انہیں درست کیا جائے۔ اگر فوت شدہ افراد کے نام باقی ہیں تو انہیں قانونی طریقے سے حذف کیا جائے۔ اگر کوئی غیر اہل شخص انتخابی فہرست میں موجود ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ضمانت بھی لازم ہے کہ ایک حقیقی، اہل اور زندہ شہری صرف اس لیے اپنے جمہوری حق سے محروم نہ ہو جائے کہ اس کے نام کا ہجّہ کسی پرانے ریکارڈ سے مختلف ہے یا اس کا موجودہ ریکارڈ 2002 کی فہرست سے براہِ راست مربوط نہیں ہو پا رہا۔ یہاں الیکشن کمیشن کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ ایک طرف اسے انتخابی فہرست کو ہر قسم کے جعلی اور غیر معتبر اندراج سے پاک کرنا ہے، دوسری طرف اہل ووٹر کے نام کو ہر ممکن قانونی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ان دونوں مقاصد میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر کے دوسرے کو کامیاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جمہوریت میں الیکشن کمیشن محض ایک انتظامی دفتر نہیں بلکہ انتخابی اعتماد کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے فیصلوں میں غیر جانب داری کا تاثر ہی کافی نہیں، بلکہ طریقہ کار بھی ایسا ہونا چاہیے جس سے عام شہری کو انصاف ہوتا ہوا دکھائی دے۔ انتخابی ادارے پر عوام کا اعتماد کسی بھی جمہوری نظام کا قیمتی سرمایہ ہے اور اس اعتماد میں معمولی دراڑ بھی وسیع سیاسی و سماجی بے چینی پیدا کر سکتی ہے۔ ایس آئی آر کے موجودہ مرحلے میں سب سے زیادہ توجہ اس امر پر ہونی چاہیے کہ شہریوں کو مناسب وقت، واضح ہدایات، قابل رسائی مراکز، مقامی سطح پر مدد، دستاویزات کے متبادل قابل قبول ذرائع اور مؤثر سماعت کا حق ملے۔ بالخصوص بزرگوں، خواتین، معذور افراد، کم آمدنی والے خاندانوں، کرایہ داروں اور مسلسل نقل مکانی کرنے والے شہریوں کے لیے طریقہ کار کو قابل عمل بنانا ضروری ہے۔ انتخابی فہرست کی صفائی ایک مقدس جمہوری ضرورت ہو سکتی ہے مگر صفائی کے نام پر اگر اہل ووٹر ہی فہرست سے باہر ہونے لگیں تو مقصد اپنی معنویت کھو دیتا ہے۔ فہرست درست ہونی چاہیے، مگر فہرست درست کرنے کا طریقہ بھی درست ہونا چاہیے۔ ریکارڈ شفاف ہونا چاہیے مگر اس شفافیت کا خمیازہ بے قصور شہری کو نہیں بھگتنا چاہیے۔ جعلی اندراجات کا خاتمہ ہونا چاہیے مگر حقیقی ووٹر کو اپنے وجود، شناخت اور حق رائے دہی کے ثبوت کے لیے غیر ضروری اذیت سے نہیں گزارا جانا چاہیے۔ معروف شخصیات کو SIR کے نوٹس ملنا ایک پہلو سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ جانچ کا دائرہ صرف عام شہریوں تک محدود نہیں رکھا گیا لیکن اس عمل کی حقیقی کامیابی کا پیمانہ یہ نہیں کہ کتنے VIP نام نشان زد ہوئے۔ حقیقی امتحان تو یہ ہے کہ ایک عام شہری، جس کے پاس نہ سیاسی اثر و رسوخ ہے، نہ وکیلوں کی فوج، نہ سرکاری دفاتر تک فوری رسائی، وہ بھی اسی اعتماد کے ساتھ کہہ سکے کہ اس کا ووٹ محفوظ ہے، اس کی بات سنی جائے گی اور محض کسی تکنیکی تضاد کی بنیاد پر اسے جمہوری عمل سے بے دخل نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ووٹر فہرست محض ناموں کی ایک سرکاری فہرست نہیں بلکہ کروڑوں شہریوں کے سیاسی وجود کی دستاویز ہے۔ کسی شخص کا نام اس فہرست میں موجود ہونا اسے اقتدار نہیں دیتا لیکن اسے اقتدار کے انتخاب میں حصہ لینے کا حق ضرور دیتا ہے۔ اسی لیے ایک نام کا حذف ہونا محض ایک عدد کا کم ہونا نہیں بلکہ ایک شہری کی سیاسی شرکت پر اثر انداز ہونا ہے۔ لہٰذا SIR کو سیاسی الزام تراشی کا میدان بنانے کے بجائے انتظامی شفافیت، قانونی تحفظ اور جمہوری مساوات کے پیمانے پر پرکھا جائے۔ الیکشن کمیشن کو بھی ہر جائز سوال کا واضح جواب دینا چاہیے، ریکارڈ کی خامیوں کی ذمہ داری کا تعین کرنا چاہیے اور ایسا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے جس میں شہری خود کو ملزم نہیں بلکہ جمہوری نظام کا باعزت فریق محسوس کرے۔ انتخابی فہرستوں کی اصلاح ضرور کیجیے، جعلی ناموں کا سدباب ضرور کیجیے، غلط اندراجات ختم ضرور کیجیے لیکن یہ اصول کبھی فراموش نہ ہو کہ جمہوریت کی حفاظت صرف جعلی ووٹروں کو نکالنے سے نہیں ہوتی؛ حقیقی ووٹر کے ووٹ کو محفوظ رکھنے سے بھی ہوتی ہے۔ اگر کسی نظام کی چھان بین میں بااثر شخصیات بھی نشان زد ہو سکتی ہیں تو عام آدمی کی دشواری کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اس لیے اب وقت ہے کہ SIR کی چھلنی اتنی باریک نہ کر دی جائے کہ اس میں سے جعلی اندراجات کے ساتھ حقیقی شہری بھی چھن جائیں۔ فہرستوں کی صفائی ضرور ہو مگر اہل ووٹروں کا صفایا نہ ہو؛ انتخابی نظام مضبوط ضرور ہو مگر شہری کا جمہوری حق کمزور نہ ہو؛ جانچ ضرور ہو مگر انصاف کے تقاضوں کو روند کر نہیں۔ یہی وہ توازن ہے جس کے بغیر انتخابی اصلاح محض انتظامی مشق رہ جائے گی اور جمہوری اعتماد اپنی بنیادوں میں متزلزل ہونے لگے گا۔

بھارت کی پہلی معدنیات کی منڈی اگلے مالی سال تک فعال ہو سکتی ہے: حکام

نئی دہلی۔ 22 ستمبر۔ ایم این این۔ حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق، بھارت کی پہلی منرل ایکسچینج (معدنیات کی منڈی) جو معدنیات کی شفاف اور الیکٹرانک ترسیل پر مبنی تجارتی پلیٹ فارم فراہم کرے گی، اگلے مالی سال تک رجسٹرڈ اور فعال ہونے کا امکان ہے۔ یہ پیش رفت وزارتِ کان کنی کی جانب سے جون میں 'منرل ایکسچینج رولز 2026' کے نوٹیفکیشن کے بعد سامنے آئی ہے۔ یہ ایکسچینج معدنیات کے لیے ایک شفاف اور الیکٹرانک ترسیل پر مبنی تجارتی پلیٹ فارم تشکیل دے گی، مارکیٹ کی بنیاد پر قیمتوں کے تعین میں سہولت فراہم کرے گی اور پیداوار کنندگان اور خریداروں کے درمیان معلومات کے فرق کو کم کرے گی۔ فیڈریشن آف انڈین منرل انڈسٹریز (FIMI) کے 60 ویں سالانہ اجلاسِ عام کے دوران، کان کنی کی ایڈیشنل سیکریٹری وینا کماری ڈرمل نے کہا، "ہمیں توقع ہے کہ اگلے مالی سال تک پہلی منرل ایکسچینج رجسٹرڈ اور فعال ہو جائے گی۔ اس وقت ایکسچینج کی رجسٹریشن کا کام جاری ہے۔" انہوں نے کہا کہ وزارت نے شفاف قیمتوں کے تعین اور معیاری معیاری جانچ کے حامل جدید ترین پلیٹ فارم کی تشکیل کے لیے جون میں منرل ایکسچینج رولز کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ ڈرمل نے کہا کہ اس ایکسچینج میں مارکیٹ میں ہیرا پھیری کو روکنے اور شرکاء کے تحفظ کے لیے رسک مینجمنٹ کے طریقہ کار بھی شامل ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پیداوار کنندگان اور خریداروں کو معدنیات کے لیے ایک قابل اعتماد اور عالمی سطح پر مسابقتی مارکیٹ فراہم کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ معدنیات بنیادی ڈھانچے، مینوفیکچرنگ اور قومی توانائی کے تحفظ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جیسے جیسے ملک 'وکست بھارت 2047' کے وژن کی جانب بڑھ رہا ہے، بھارت کا بنیادی مقصد ایک خود انحصار معیشت کی تعمیر ہے۔ اس کام کی اہمیت کا اندازہ ملک کے درآمدی اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔ صرف مالی سال 26-2025 میں، بھارت نے 1012000 کروڑ روپے مالیت کی معدنیات درآمد کیں۔ قومی خزانے پر اس بھاری بوجھ کو کم کرنے کے لیے، صنعت کو وسعت دینے، ملکی صلاحیت بڑھانے، پیداوار میں اضافہ کرنے اور اپنے مقامی وسائل کا بہترین استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ دہائی میں کان کنی کے شعبے نے غیر معمولی ترقی دیکھی ہے۔ سال 14-2013 میں معدنی پیداوار کی مالیت 49900 سے 50000 کروڑ روپے تھی جو 26-2025 میں بڑھ کر 1.86 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی۔

ورقِ تازہ

23 Sept. 2026

اداریہ

الفاظ کے لٹیرے!

ایک سچے تخلیق کار کے لیے اس کا لکھا ہوا ہر لفظ اور تراشا ہوا ہر خیال اس کی اولاد کی طرح ہوتا ہے۔ شدید ذہنی مشقت کے بعد جب کوئی مسودہ کاغذ پر اترتا ہے، تو اس میں مصنف کی روح اور اس کے جذبات کی پوری تپش شامل ہوتی ہے۔ کسی کی اس فکری ریاضت پر ڈاکہ ڈالنا اور اس کے خیالات کو چرا لینا دراصل ایک انسان کے ذہنی اور تخلیقی وجود پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ ماضی میں خیالات چرانے یا ادبی سرقہ کرنے کا عمل خاصا مشکل اور محنت طلب ہوا کرتا تھا۔ لوگ دوسروں کی ذاتی ڈائریوں، غیر مطبوعہ مسودات یا پرانی کتابوں سے مضامین نقل کیا کرتے تھے۔ آج ٹیکنالوجی نے اس فکری ڈکیتی کو اتنا آسان بنا دیا ہے کہ یہ محض چند سیکنڈز کا کھیل بن کر رہ گئی ہے۔ اب کسی کی زندگی بھر کی کمائی کو چرانے کے لیے کسی نقب زنی کی ضرورت نہیں پڑتی، اسکرین پر کی جانے والی انگلیوں کی چند حرکتیں ہی اس جرم کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ انٹرنیٹ نے جہاں معلومات کے انبار لگا دیے ہیں، وہیں اس نے معاشرے سے گہرے مطالعے اور تحقیق کی عادت بھی مکمل طور پر چھین لی ہے۔ نت نئی معلومات تک فوری رسائی نے لوگوں کو ذہنی طور پر کاہل بنا دیا ہے۔ اب کوئی گھنٹوں لائبریری میں بیٹھ کر کسی موضوع کی تہہ تک جانے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ پکی پکائی دیگ پر قبضہ کرنے کی اس لت نے 'کاپی پیسٹ' کے ایک ایسے شرمناک کلچر کو جنم دیا ہے جس نے تخلیقیت کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ایک مصنف کسی موضوع پر مہینوں تحقیق کرتا ہے، حقائق جمع کرتا ہے اور اپنے خون پسینے سے ایک شاندار تحریر مکمل کرتا ہے۔ پھر کوئی نامعلوم ڈیجیٹل لٹیرا آتا ہے، اس تحریر کو منتخب کرتا ہے، دو بٹن دباتا ہے اور بے دردی سے اسے اپنے نام سے شائع کر دیتا ہے۔ دوسروں کی محنت پر اپنا نام چپکا دینے کی یہ ڈھٹائی آج کل بے شمار ویب سائٹس اور بلاگز پر اس قدر کھلے عام ہو رہی ہے کہ اب اسے جرم کے بجائے انٹرنیٹ کی معمول کی سرگرمی سمجھا جانے لگا ہے۔ سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز، بالخصوص فیس بک، ایکس اور واٹس ایپ، اس وقت الفاظ کی چوری کے سب سے بڑے اڈے بن چکے ہیں۔ یہاں روزانہ ہزاروں اشعار، مضامین اور قیمتی اقتباسات بغیر کسی حوالے کے ایک پیج سے دوسرے پیج پر گردش کرتے رہتے ہیں۔ کسی تحریر کو شیئر کرتے وقت اس کے اصل خالق کا نام لکھنے کی اخلاقی روایت ڈیجیٹل دنیا کی یادداشت سے یکسر مٹ چکی ہے۔ لوگ داد وصول کرنے کی ہوس میں دوسروں کے خیالات کو اپنا بنا کر پیش کرنے میں ذرا سی بھی شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔ اس اندھیر نگری کا ایک اور بھیانک رخ نامور اور کلاسیکی ادیبوں کی ساکھ کو پہنچنے والا نقصان ہے۔ اشفاق احمد، بانو قدسیہ، سعادت حسن منٹو اور دیگر عظیم شخصیات کے ناموں کے ساتھ بے بنیاد، سطحی اور فرضی اقوال منسوب کر کے دھڑا دھڑ پھیلائے جا رہے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف اصل ادب کا چہرہ مسخ کر رہا ہے بلکہ نئی نسل کو ادبی تاریخ کے حوالے سے شدید کنفیوژن اور گمراہی کا شکار بھی کر رہا ہے۔

اشاعتی دنیا، جسے علم و ادب کا محافظ سمجھا جاتا ہے، وہ بھی اس وبائی مرض سے محفوظ نہیں رہی۔ کتابوں کی اشاعت کے مراحل میں فکری چوری کے نت نئے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ اکثر نئے اور گمنام لکھاری رہنمائی کی غرض سے اپنے کچے مسودات نامور ادباء یا پبلشرز کے حوالے کر دیتے ہیں۔ کئی بار یہی مسودات معمولی رد و بدل اور نئے عنوانات کے ساتھ کسی اور کے نام سے چھپ کر بازار میں آ جاتے ہیں، اور اصل مصنف اپنی ہی تخلیق کو کسی اور کے نام سے بکتا ہوا دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آئی ایس بی این (ISBN) جیسے بین الاقوامی نمبرز اور کاپی رائٹ کے سخت قوانین کاغذوں کی حد تک تو موجود ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد کا نظام انتہائی کمزور اور خامیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ایمیزون کنڈل اور دیگر ڈیجیٹل پبلشنگ پلیٹ فارمز پر مواد کی چوری ایک منافع بخش کاروبار بن چکی ہے۔ لٹیرے کسی بھی مقبول تحریر کو اٹھاتے ہیں اور اسے معمولی سا تبدیل کر کے فروخت کے لیے پیش کر دیتے ہیں، جب تک اصل مالکان کو اس چوری کا علم ہوتا ہے، وہ اس سے بھاری منافع کما چکے ہوتے ہیں۔ اس ساری صورتحال میں سب سے زیادہ افسوسناک کردار ہماری جامعات اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کا ہے۔ جن جگہوں کو نئی سوچ اور تحقیق کا مرکز ہونا چاہیے تھا، وہ اب کٹ پیسٹ مقالوں کی فیکٹریاں بن چکی ہیں۔ پی ایچ ڈی تھیسز اور ریسرچ جرنلز میں سرقے کی اس قدر بھرمار ہے کہ علم کی اصل روح ہی دم توڑ چکی ہے۔ ڈگریوں اور پروموشن کی اندھی دوڑ نے اساتذہ اور طلبہ دونوں کو تحقیق کے کٹھن راستے سے ہٹا کر شارٹ کٹ تلاش کرنے پر لگا دیا ہے۔ تعلیمی ادارے اس ادبی سرقے کو پکڑنے کے لیے مہنگے سافٹ ویئرز کا استعمال کرتے ہیں، لیکن چوروں نے تالوں سے زیادہ جدید چابیاں بنا لی ہیں۔ طلبہ اب اصل تحقیق کرنے کے بجائے اپنی ساری صلاحیتیں ان سافٹ ویئرز کو دھوکہ دینے پر صرف کرتے ہیں۔ الفاظ کے ہیر پھیر، مترادفات کے استعمال اور پیراگراف کی ترتیب بدلنے والے آن لائن ٹولز کی مدد سے مشینوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں ملنے والی ڈگریاں علمی لحاظ سے مکمل طور پر کھوکھلی ہوتی ہیں۔ انسانی چوری کم تھی کہ اب مصنوعی ذہانت (AI) کی یلغار نے اس بحران کو ایک بالکل نئی اور خطرناک جہت دے دی ہے۔ آج چیٹ بوٹس اور اے آئی ٹولز چند سیکنڈز کے اندر مکمل کہانیاں، مضامین اور کتابیں لکھ کر دے رہے ہیں۔ اب یہ سوال انتہائی شدت کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے کہ مشین کو چند الفاظ کی کمانڈ دے کر تحریر حاصل کرنے والا شخص کیا واقعی ایک تخلیق کار کہلانے کا حقدار ہے، یا وہ محض ایک کمپیوٹر پروگرام کا آپریٹر ہے؟ اس تکنیکی انقلاب نے دنیا بھر کے قانون دانوں کو بھی چکرا کر رکھ دیا ہے۔ اے آئی ماڈلز دراصل انٹرنیٹ پر موجود لاکھوں انسانوں کے لکھے ہوئے مواد کو پڑھ کر ہی نئی تحریریں بنتے ہیں۔ جب ایک مشین ہزاروں مصنفین کے خیالات کو چرا کر ان کی کھچڑی بناتی ہے، تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مواد کی ملکیت کس کے پاس ہونی چاہیے؟ کاپی رائٹ کے پرانے قوانین اس نئے ڈیجیٹل طوفان کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر دوسروں کے خیالات پر قبضہ جمانے اور انہیں اپنے نام سے بیچنے کی یہ روش نہ رکی، تو ہمارا معاشرہ بہت جلد فکری دیوالیہ پن کا شکار ہو جائے گا۔ جب سچے تخلیق کاروں کو ان کی محنت کا صلہ، پہچان اور تحفظ ملنا بند ہو جائے گا، تو وہ نئے خیالات کی آبیاری کرنا چھوڑ دیں گے۔ الفاظ تو شاید پھر بھی بے تحاشا لکھے جاتے رہیں گے، لیکن ان میں چھپی ہوئی اصل انسانی سوچ اور تخلیق کی وہ چنگاری ہمیشہ کے لیے بجھ جائے گی جو کسی بھی قوم کو زندہ رکھتی ہے۔

3

روزنامہ ورقِ تازہ

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

23 Sept. 2026

حضرت محمد ﷺ کون ہیں؟ پہلی بار مجھے جاننے کا موقع ملا

انعام یافتہ بھونیشوری کوالے کا جلسہ تقسیم انعامات سے خطاب

بیدر: 22 ستمبر (پریس ریلیز): مجھے پہلی بار معلوم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور انہوں نے قلیل مدت میں کس طرح اللہ کی ہدایات، اسلامی تعلیمات اور اپنے کردار کے ذریعہ سماجی، معاشی اور سیاسی تبدیلی لائی۔ میں جماعت اسلامی بیدر کی شکر گزار ہوں، جنہوں نے مضمون نویسی مقابلہ منعقد کیا اور سیرت محمد ﷺ کی زندگی کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کا موقع دیا۔ 20 ستمبر 2026 ڈیسنٹ فنکشن ہال بیدر میں جلسہ تقسیم انعامات واسنادات منعقد کیا گیا جس میں 143 طلبہ نے مضمون نویسی مقابلہ میں حصہ لیا، شریک رہے۔ رخسانہ بیگم بنت سید وسیم، HMS ہائی اسکول انعام اول، بھاگیہ وتی بنت ہنومنت، شریمتی اندرابائی ہائی اسکول بیدر، انعام دوم آفرین بیگم بنت محمد اکرم روشن پبلک اسکول کمٹھانہ، ہائی اسکول سطح پر انعامات حاصل کیے۔ جب کہ کالج کی سطح پر اشتاں پروین بنت شیخ انصار انعام اول، گورنمنٹ پی یو گرلز کالج بیدر، بھونیشوری کوالے بنت بسواراج انعام دوم (کرناٹک ڈگری کالج بیدر) اور انعام سوم میگھا بنت شیوراج نے حاصل کیا۔ ہر دو سطح مضمون نویسی مقابلہ جات میں اول مقام حاصل کرنے والے طلبہ کو 5000، دوم کو 3000 جب کہ سوم کو 2000 روپے نقد رقم اور تمام حصہ لینے والوں کو سرٹیفکیٹ اور سیرت محمد ﷺ کتابیں دی گئیں۔ اس موقع پر طلبہ کے والدین، عزیز واقارب شریک رہے۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر سراج الحسن کے سورہ ء المدثر کی پہلی 7 آیات کے درس قرآن سے ہوا۔ جناب محمد معظم صاحب امیر مقامی JIH بیدر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج کا یہ جلسہ سیرت مہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انقلاب کے علمبردار" کے مختلف پروگراموں کی آخری کڑی ہے۔ مضمون نویسی کا مقابلہ رکھنے کے مقصد سے نئی نسل اور خصوصاً ہائی اسکول اور کالج کے طلبہ حضرت محمد ﷺ کو اسلام اور قرآن سے متعلق صحیح علم وشعور حاصل ہوتا کہ غلط فہمیوں کا بھی ازالہ ہو۔ الحمد للہ اس میں مسلمان طلبہ کے ساتھ ساتھ قابل لحاظ تعداد میں وطنی طلبہ بہنوں نے بھی حصہ لیا۔ جناب محمد عارف الدین معاون امیر مقامی JIH بیدر نے نظامت کی۔ شہ نشین پر مولانا سید سراج الدین نظامی، صدر روضہ مشن اسکول، مولانا محمد مونس کرمانی صدر مجلس العلماء، محمد صلاح الدین فرحان سکریٹری وزڈم ادارہ جات بیدر، برادر سید اذہان احمد صدر SIO بیدر، ڈاکٹر بشریٰ ایمن صدر GIO بیدر، جناب اعظم پاشاہ صدر AIITA بیدر، جناب رفیق احمد گادگی صدر کارونیہ سوہارداکوآپریٹیو کریڈٹ (بلاسودی) سوسائٹی بیدر، مجتبیٰ خان صدر KSCCS بیدر، حیدر علی شاکر CRP، اسلم پاشاہ قادری صدر ادارہ ء ادب اسلامی بیدر، محمد شفیع الدین صدر ریڈینس اسکول بیدر و صدر زکوٰۃ سنٹر انڈیا بیدر، مالک ڈیسنٹ فنکشن ہال، حافظ انجینئر سید عتیق اللہ سکریٹری JIH بیدر، موجود تھے۔ محمد صلاح الدین اسٹنٹ میڈیا انچارج JIH بیدر نے اپنے پریس ریلیز کے ذریعہ یہ اطلاع دی۔

ایس آئی آر کے ذریعے 3 کروڑ 28 لاکھ ووٹروں کے نام خارج

ووٹ دینے کا حق چھین کر جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی بڑی سازش: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: ۲۲/ستمبر (پریس ریلیز): بی بی جے الیکشن کمیشن کے ذریعے ووٹروں کے نام خارج کرکے انہیں ووٹ دینے کے آئینی حق سے محروم کر رہی ہے۔ ملک بھر میں جاری یہ سازش اب مہاراشٹر میں بھی پہنچ گئی ہے اور ایس آئی آر کے نام پر ریاست میں 3 کروڑ 28 لاکھ ووٹروں کے نام خارج کیے گئے ہیں۔ یہ پورا عمل انتہائی منصوبہ بند طریقے سے جاری ہے، لیکن الیکشن کمیشن خارج کیے گئے ووٹروں کی فہرست جاری نہیں کر رہا اور نہ ہی اس سلسلے میں مکمل اعداد وشمار فراہم کیے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے کام میں شفافیت نہیں ہے اور پورا نظام مشکوک دکھائی دیتا ہے۔ یہ ووٹ دینے کا حق چھین کر جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی ایک بڑی سازش ہے، یہ سنگین الزام مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے عائد کیا ہے۔ ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے آج ریاست کے چیف الیکشن افسر ایس چوکلنگم سے ملاقات کی۔ وفد میں قانون ساز اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے لیڈر وجے وڈیٹیوار، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر نسیم خان، قانون ساز اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر رکن اسمبلی امین پٹیل، رکن اسمبلی بھائی جگتاپ، پردیش کانگریس کے نائب صدر راجیش شرما، پردیش جنرل سکریٹری ایڈووکیٹ سندیش کونڈویلکر، ابھیجیت سپکال سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ چیف الیکشن افسر سے ملاقات کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ ریاست میں ووٹروں کی تعداد 9 کروڑ 78 لاکھ تھی۔ اگر اس میں سے 3 کروڑ 28 لاکھ ووٹروں کو خارج کر دیا جائے تو صرف 5.6 کروڑ ووٹر رہ جاتے ہیں۔ مہاراشٹر کی آبادی 12 کروڑ ہے، جبکہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق بالغ آبادی 10 کروڑ سے زیادہ ہے۔ ان اعداد وشمار کو دیکھتے ہوئے ریاست میں 10 کروڑ سے زیادہ ووٹر ہونے چاہئیں، لیکن الیکشن کمیشن کے اعداد وشمار کے مطابق صرف 5.6 کروڑ ووٹر رہ گئے ہیں۔ حکومت کے مختلف محکموں کے اعداد وشمار میں اتنا فرق کیوں ہے؟ اس سے الیکشن کمیشن کے دوہرے معیار اور لاپروائی کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں گنیش اتسو سمیت دیگر تہواروں اور تقریبات کے دوران دعوے اور اعتراضات درج کرانے کے لیے الیکشن کمیشن نے 31 اگست سے 30 ستمبر تک کی مدت مقرر کی ہے۔ اس مدت میں تین ماہ کی توسیع کی جانی چاہیے، لیکن الیکشن کمیشن کی جانب سے اس پر مثبت ردعمل نہیں ملا۔ سپکال نے کہا کہ 'Anomaly' کے زمرے میں شامل ایک کروڑ 22 لاکھ ووٹروں کو الیکشن کمیشن نے نوٹس جاری نہیں کیے ہیں۔ تمام مشکوک ووٹروں کے 3 کروڑ 28 لاکھ کے اعداد وشمار جاری کیے جانے چاہئیں۔ یہ فہرست الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر حلقہ وار اور بوتھ وار شائع کی جائے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ الیکشن کمیشن یہ اعداد وشمار کیوں چھپا رہا ہے اور اس کے پیچھے کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے الزام لگایا کہ SIR کے ذریعے لاکھوں ووٹروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کا جو طریقہ ملک بھر میں اپنایا جا رہا ہے، وہی مہاراشٹر میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور دو نائب وزرائے اعلیٰ بھی اپنا رہے ہیں۔ یہ مہاراشٹر کے لیے ایک بڑا بحران ہے۔ سپکال نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے متعدد مثالوں اور ثبوتوں کے ساتھ عوامی طور پر کہا ہے کہ بی جے پی مہایوتی حکومت 'ووٹ چوری' کے ذریعے اقتدار میں آئی ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے حلقے اور ناگپور ضلع کے کامٹھی اسمبلی حلقے میں کس طرح 'ووٹ چوری' کی گئی، راہل گاندھی نے اس کی تفصیلات ثبوتوں کے ساتھ پیش کی ہیں۔ اس سلسلے میں راہل گاندھی کا ایک مضمون بھی اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ مہاراشٹر میں 40 لاکھ ووٹر کیسے بڑھ گئے، یہ بھی ثبوتوں کے ساتھ دکھایا گیا تھا۔ اب الیکشن کمیشن نے خود تسلیم کیا ہے کہ 75 لاکھ ووٹروں کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ سپکال نے الزام لگایا کہ انہی 75 لاکھ مبینہ جعلی ووٹروں کی مدد سے بی جے پی مہایوتی حکومت ریاست میں اقتدار میں آئی ہے۔ سپکال نے کہا کہ ریاست کے بیشتر علاقوں میں خشک سالی کی سنگین صورتحال واضح ہونے کے باوجود حکومت سروے پر اڑی ہوئی ہے۔ حکومت کہہ رہی ہے کہ 5 اکتوبر کے بعد سروے کے احکامات دیے جائیں گے۔ کرناٹک حکومت نے خشک سالی کا اعلان کر دیا ہے، لیکن مہاراشٹر حکومت ابھی تک فیصلہ نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاست میں فوری طور پر مجموعی طور پر خشک سالی کا اعلان کیا جائے اور کسانوں کے بینک کھاتوں میں فی ہیکٹر ایک لاکھ روپے جمع کرائے جائیں۔ مرکز سے اضافی امداد ضرور حاصل کی جائے، لیکن ریاستی حکومت نے شکتی پیٹھ ہائی وے کے لیے 78 ہزار کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے، اس فنڈ کو کسانوں کے لیے استعمال کیا جائے۔ سابق رکن اسمبلی راہل بوندرے کو راہل گاندھی کی جانب سے فون کرکے پارٹی نہ چھوڑنے کی اپیل کیے جانے سے متعلق سوال پر سپکال نے کہا کہ کانگریس پارٹی ایک خاندان ہے، یہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کا موقف ہے۔ معاملہ کسی ایک لیڈر کا نہیں ہے بلکہ بی جے پی بلیک میل کرکے اور دھمکیاں دے کر لوگوں کو اپنی پارٹی میں شامل کراتی ہے، یہ مسلسل نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 'ایک ملک، ایک پارٹی' ان کا منصوبہ ہے۔ اس طرح کی من مانی اور طاقت کے استعمال کی سیاست کی سب کو مخالفت کرنی چاہیے۔ جھوٹے مقدمات درج کرکے اپوزیشن کو ختم کرنے کی کوشش بی جے پی کر رہی ہے۔ ریاست میں بھی پارٹیوں کو توڑنے والا گروہ سرگرم ہے اور اس رجحان کی مذمت کی جانی چاہیے۔ سپکال نے آئی آئی ٹی ممبئی کے طالب علم ساحل واکوڑے کی خودکشی کے معاملے پر کہا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اسی ادارے میں اس سے قبل بھی ایسے تین واقعات پیش آ چکے ہیں۔ ساحل واکوڑے کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، یہ سامنے آنے کے بعد ہی پولیس نے ایٹروسیٹی کا مقدمہ درج کیا ہے۔ کانگریس پارٹی ساحل واکوڑے کے خاندان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں 180 طلبہ خودکشی کر چکے ہیں۔ ملک کی تعلیمی پالیسی میں بڑی خامیاں ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو اس معاملے پر بات کرنی چاہیے اور نئے وزیر تعلیم کو بھی اس سلسلے میں وضاحت دینی چاہیے۔

ڈاکٹر توقیر عالم توقیر کے شعری مجموعے "دلِ مضراب" کی رسم اجرا

پٹنہ: ۲۲/ستمبر (پریس ریلیز): ادبی تنظیم "ارباب قلم" کے زیر اہتمام اردو گورنمنٹ لائبریری، پٹنہ میں معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر توقیر عالم توقیر کے پہلے شعری مجموعے "دلِ مضراب" کی رسم اجرا کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت اردو کے معروف نقاد پروفیسر صفدر امام قادری نے کی، جبکہ نظامت نوجوان شاعر وصحافی حسن امام رضوی نے انجام دی۔ پروگرام کا آغاز محمد شمیم اختر ندوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تقریب میں شہر کے ممتاز اہلِ علم و ادب، شعراء، اساتذہ اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معروف دانشور اور صاحب قلم پروفیسر عبدالواحد انصاری نے ڈاکٹر توقیر عالم توقیر کو ان کے پہلے شعری مجموعے کی اشاعت پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر توقیر عالم توقیر پہلے ایک رائٹر کی حیثیت سے ادبی حلقوں میں معروف تھے، تاہم "دلِ مضراب" کی اشاعت کے بعد وہ باقاعدہ طور پر شاعر کی حیثیت سے بھی ادبی دنیا میں متعارف ہوئے ہیں۔ ان کا یہ پہلا شعری مجموعہ ہے اور اس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضروری نہیں کہ ہر شعر بامعنی ہو، اصل بات یہ ہے کہ تخلیق کا وجود بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ رسم اجرا کی تقریبات میں عموماً کتاب کے محاسن تلاش کیے جاتے ہیں تاکہ مصنف اور شاعر کی شخصیت اور تخلیقی جہات لوگوں کے سامنے مزید نمایاں ہو سکیں۔ انہوں نے "دلِ مضراب" کو ڈاکٹر توقیر کی ادبی شناخت کے حوالے سے اہم پیش رفت قرار دیا۔ مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی کے فیکلٹی آف ہیومینٹیز کے ڈین پروفیسر اعجاز عالم نے کتاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے "دلِ مضراب" کا مطالعہ کیا ہے اور اس میں میر تقی میر کا رنگ نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔

بھیونڈی میں گنیش اتسو کے دوران بیوہ اور تنہا خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم

بھیونڈی: ۲۲/ستمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے دھامنکر ناکہ متر منڈل کی جانب سے منعقدہ گنیش اتسو کے دوران تنہا خواتین اور اپنے بچوں کی کفالت کرنے والی ماؤں کو خودکفیل بنانے کے مقصد سے سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر دھامنکر ناکہ متر منڈل کے صدر سنتوش شیٹی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی رہنما چترا واگ بھی موجود تھیں۔ دھامنکر ناکہ متر منڈل کی جانب سے گزشتہ 38 برسوں سے گنیش اتسو کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ دس روزہ گنیش اتسو کے دوران مذہبی پروگراموں کے ساتھ مختلف سماجی سرگرمیاں بھی انجام دی جاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں معاشی طور پر کمزور تنہا خواتین کو سلائی مشینیں فراہم کی گئیں، تاکہ وہ گھر سے سلائی کا کام شروع کرکے اپنی آمدنی کا ذریعہ پیدا کر سکیں۔ اس موقع پر چترا واگ نے کہا کہ بھیونڈی کو 'منی بھارت' کے نام سے جانا جاتا ہے، جہاں ملک کے مختلف علاقوں سے آ کر لوگ آباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھامنکر ناکہ متر منڈل کے صدر ان کے بھائی سنتوش شیٹی کی جانب سے گنیش اتسو کے دوران مسلسل سماجی کام انجام دیے جاتے ہیں۔ تنہا خواتین کو خودکفیل بنانے کے لیے سلائی مشینیں فراہم کرنا بھی اسی سماجی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن خواتین کے خاندان میں آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہے، انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی سمت یہ ایک اہم پہل ہے۔ خواتین کو معاشی طور پر مضبوط اور خودکفیل بنانا وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے مقاصد میں بھی شامل ہے۔ چترا واگ نے بتایا کہ مہاراشٹر ملک کی پہلی ریاست ہے، جہاں تنہا خواتین اور اپنے بچوں کی کفالت کرنے والی ماؤں کے لیے الگ رجسٹریشن نظام اور خصوصی پالیسی تیار کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگلے روز تحصیلدار کی موجودگی میں 500 سے زائد خواتین کے لیے ایک بڑے پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا۔ 'لاڈکی بہین' اسکیم بند کیے جانے کی افواہوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے چترا واگ نے اپوزیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اسکیم کے اعلان کے بعد سے ہی اپوزیشن کی جانب سے اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق کچھ لوگ خواتین کو اسکیم کا فائدہ نہ ملنے دینے کی مانگ کو لے کر عدالت تک بھی گئے تھے۔ چترا واگ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ کسی بھی صورت میں 'لاڈکی بہین' اسکیم بند نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن جماعتیں طویل عرصے سے خواتین کو بااختیار بنانے کی باتیں کرتی رہی ہیں، جبکہ بی جے پی حکومت خواتین کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے مختلف اسکیموں اور اقدامات کے ذریعے کام کر رہی ہے۔

گنپتی وسرجن کے لیے کارپوریشن کی تیاریاں تیز، کمشنر نے گھاٹوں اور راستوں کا معائنہ کیا

بھیونڈی: ۲۲/ستمبر (شارف انصاری): 10 روزہ گنپتی وسرجن کے پیش نظر بھیونڈی-نظام پورسٹی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے اپنی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ میونسپل کمشنر انمول ساگر نے منگل کے روز افسران کی ٹیم کے ہمراہ شہر کے مختلف گنپتی وسرجن گھاٹوں، وسرجن کے راستوں اور متعلقہ سڑکوں کا معائنہ کرکے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر کمشنر انمول ساگر کے ہمراہ ایڈیشنل کمشنر، محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کی ٹیم، وارڈ افسران اور محکمہ برقیات کے افسران موجود تھے۔ معائنے کے دوران جہاں کہیں سڑکوں کی مرمت یا دیگر انتظامات میں کمی پائی گئی، وہاں کمشنر نے فوری طور پر متعلقہ افسران کو ضروری کام مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ کمشنر انمول ساگر نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ 10 روزہ گنپتی وسرجن کے دوران عقیدت مندوں اور شہریوں کو کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ معائنے کے دوران وسرجن گھاٹوں پر جو کام باقی رہ گئے تھے، انہیں بھی اب مکمل کر لیا گیا ہے۔ انہی انتظامات کا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے افسران کے ہمراہ گھاٹوں کا معائنہ کیا گیا۔ گنپتی وسرجن کے دوران حفاظتی انتظامات کے حوالے سے کمشنر انمول ساگر نے کہا کہ امن و امان اور سیکورٹی کی بنیادی ذمہ داری پولیس محکمہ کی ہے، تاہم میونسپل کارپوریشن کی جانب سے پولیس کو ہر سطح پر ضروری تعاون اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال وسرجن گھاٹوں اور اہم راستوں پر روشنی کے انتظامات کے ساتھ ساتھ سی سی ٹی وی کیمروں کی تعداد بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھیڑ اور دیگر سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے مزید واچ ٹاور بھی قائم کیے گئے ہیں۔ کمشنر نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ وسرجن سے قبل تمام ضروری انتظامات مکمل کر لیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں پولیس محکمہ کو میونسپل کارپوریشن کی مدد درکار ہوگی، وہاں انتظامیہ کی جانب سے مکمل تعاون فراہم کیا جائے گا۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے وسرجن گھاٹوں پر صفائی ستھرائی، روشنی، سڑکوں کی مرمت، سی سی ٹی وی نگرانی اور دیگر شہری سہولیات کے انتظامات پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے، تاکہ گنپتی وسرجن کا عمل پرامن اور سہل انداز میں مکمل ہو سکے۔

گنیش وسرجن کے راستوں پر فوری طور پر اسٹریٹ لائٹ شروع کی جائے

بھیونڈی: ۲۲/ستمبر (شارف انصاری):- گنیش اتسو کے دوران تاڑالی اور کامت گھر گنیش وسرجن گھاٹوں پر عقیدت مندوں کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے کارپوریٹر نلیش ہریش چندر چودھری نے حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بھیونڈی-نظام پورسٹی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے میونسپل کمشنر کو تحریری درخواست دے کر وسرجن گھاٹوں کی جانب جانے والے راستوں پر مناسب روشنی کا انتظام کرنے اور بند پڑی اسٹریٹ لائٹ کو فوری طور پر شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نلیش چودھری نے کہا کہ گنیش وسرجن کے دوران شام اور رات کے وقت بڑی تعداد میں گنیش بھکت مورتیوں کے ساتھ وسرجن گھاٹوں کی جانب جاتے ہیں۔ ایسے میں کئی راستوں پر مناسب روشنی نہ ہونے کی وجہ سے عقیدت مندوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور حادثات کا خدشہ بھی برقرار رہتا ہے۔ بالخصوص پیدل جانے والے عقیدت مندوں، خواتین اور بچوں کی حفاظت کے لیے مناسب روشنی کا انتظام انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے تاڑالی گنیش وسرجن گھاٹ اور کامت گھر گنیش وسرجن گھاٹ کی جانب جانے والے اہم راستوں پر نصب اسٹریٹ لائٹ کی جانچ کرکے انہیں درست کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اوسوال اسکول سے کامت گھر گنیش وسرجن گھاٹ تک بند پڑی اسٹریٹ لائٹ کو ترجیحی بنیاد پر فوری طور پر شروع کرنے پر زور دیا ہے۔ کارپوریٹر نے میونسپل انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وسرجن سے قبل متعلقہ راستوں کا معائنہ کرایا جائے، خراب پاتھ لائٹ کی مرمت کی جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں اضافی روشنی کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گنیش بھکتوں کی حفاظت اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے وسرجن کے راستوں پر موجود اندھیرے کی شکایت کو فوری طور پر دور کیا جانا چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالمجیب عبدالحمید ریاستی سطح مثالی معلم ایوارڈ سے سرفراز

پربھنی: ۲۲/ستمبر (راست): تعلیمی میدان میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی کاوشوں کے اعتراف کے لیے مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا (ثانوی و اعلیٰ ثانوی زمرہ) ضلع لاتور کی جانب سے ریاستی سطح مثالی معلم ایوارڈ 2026 (آدرش شکشک پرسکار) کی ایک پروقار تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ شاندار تقریب 20 ستمبر 2026 بروز اتوار کو دوپہر 2 بجے لاتور میں امباجوگائی روڈ پر واقع کاسیٹ (COCSIT) کالج کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ اس تقریبِ سعید میں پربھنی سے تعلق رکھنے والے ممتاز و معروف استاد ڈاکٹر عبدالمجیب عبدالحمید کو ان کی شاندار اور انتھک تدریسی خدمات کے اعتراف میں بدست وکرم کاڑے صاحب (ایم ایل سی) اور افسر خان پٹھان (نگر ادھیکش، اوسہ) اس موقر ریاستی ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالمجیب عبدالحمید پاتھری کے معروف تعلیمی ادارے "بھارت رتن خان عبدالغفار خان اردو ہائی اسکول" میں اپنے تدریسی فرائض بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی مسلسل محنت، لگن اور عزم سے تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے، اسی کے اعتراف میں انہیں اس باوقار اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اس تقریب کے کامیاب انعقاد میں میزبان ادارے کاسیٹ کالج کی انتظامیہ کا خصوصی تعاون اور سرپرستی شامل رہی، اس موقع پر تنظیم کے ریاستی صدر عبدالغفار صاحب (ناندیڑ)، کارگزار صدر یونس انصاری (پربھنی) اور فعال رکن نصرت قادری (لاتور) اور کاسیٹ کالج کی انتظامیہ کا خصوصی طور پر شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ ساتھ ہی انھوں نے اپنی اسکول انتظامیہ جن میں سوسائٹی کے صدر عالی جناب عبداللہ خان درانی، سکریٹری جناب طارق خان درانی اور جوائنٹ سکریٹری جناب معین احمد خان کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس ایوارڈ کو اپنے اہل خانہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ بتایا۔ ان کے اس ریاستی ایوارڈ کے حصول پر پربھنی اور لاتور کے تعلیمی وسماجی حلقوں میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور انھیں پربھنی ضلع کے اساتذہ، ان کے رشتہ داروں اور دوست و احباب کی جانب سے انھیں مبارکباد پیش کی گئی۔

نیوارا سیمی انگلش نیٹورک کی جانب سے واٹر فلٹر پلانٹ کا مطالعاتی دورہ

مالیگاؤں: ۲۲/ستمبر (راست): نیو ارا سیمی انگلش نیٹ ورک میں طلبہ کی عملی معلومات اور تعلیمی تجربے میں اضافہ کرنے کے مقصد سے 19 ستمبر 2026ء بروز سنیچر پانچویں اور چھٹی سیمی کے طلبہ کے لیے مالیگاؤں واٹر فلٹر پلانٹ کے مطالعاتی دورے کا انعقاد کیا گیا۔ یہ دورہ نہایت منظم، معلوماتی اور خوشگوار ماحول میں مکمل ہوا۔ اس دورے کا بنیادی مقصد طلبہ کو کتابی علم کے ساتھ ساتھ حقیقی زندگی میں ہونے والے مختلف مراحل اور طریقہ کار سے روشناس کرانا تھا۔ طلبہ نے فلٹر پلانٹ کا دورہ کرتے ہوئے پانی کی صفائی، فلٹریشن اور پانی کو صاف اور قابل استعمال بنانے کے مختلف مراحل کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ طلبہ نے اس عمل کو نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ دیکھا۔ اساتذہ نے دوران دورہ طلبہ کی رہنمائی کی اور انہیں صفائی، پانی کی اہمیت، مشینوں کے درست استعمال اور ماحول کے تحفظ کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کیں۔ طلبہ نے بھی مختلف مراحل کو غور سے سمجھنے اور اپنے سوالات کے ذریعے مزید معلومات حاصل کرنے میں بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس مطالعاتی دورے کے ذریعے طلبہ کو اپنی نصابی تعلیم کو عملی زندگی سے جوڑنے کا بہترین موقع ملا۔ اس سرگرمی نے ان میں مشاہدہ کرنے، سوال پوچھنے، سیکھنے اور نئی معلومات حاصل کرنے کا جذبہ مزید مضبوط کیا۔ دورے کے اختتام پر طلبہ نے اپنے تجربات کا اظہار کیا اور اس معلوماتی سرگرمی کو نہایت دلچسپ اور مفید قرار دیا۔ مجموعی طور پر یہ مطالعاتی دورہ طلبہ کے لیے ایک تعلیمی، معلوماتی اور یادگار تجربہ ثابت ہوا۔

خواجہ جاوید اختر کی ادبی خدمات ادبی دنیا کی اہم میراث: ڈاکٹر فاضل ہاشمی

پریاگ راج: ۲۲/ستمبر (نامہ نگار): ڈاکٹر فاضل احسن ہاشمی سابق صدر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی کی رہائش گاہ پر ملک کے معروف شاعر مرحوم خواجہ جاوید اختر خالق "نیند شرط نہیں" کی یاد میں ایک ادبی محفل کا انعقاد کیا گیا 20 ستمبر 2026 کو ہوا۔ اس تقریب میں شہر کی علمی وادبی شخصیات، مم وشعراء نے شرکت کی جنہوں نے مرحوم کی ادبی خدمات اور ان کی شاعری کو یاد کیا۔ پروگرام کی صدارت سابق ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل الہ آباد ہائی کورٹ شاعر قمر الحسن صدیقی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے مرحوم خواجہ جاوید اختر کے برادر کبیر مغربی بنگال اردو اکاڈمی کلکتہ کے سابق ممبر خواجہ محمد حسین نے شرکت کی۔ بحیثیت مہمان اعزازی ڈاکٹر مظہر عباس اور سید انور صفوی نے بزم کو وقار بخشی۔ تقریب کی نظامت جواں سال استاد ڈاکٹر محمد ریحان خان لکھنؤ یونیورسٹی نے کی۔ مہمان خصوصی خواجہ احمد حسین نے آغاز گفتگو میں ملک گیر شہرت یافتہ ادیب محقق و ناقد ڈاکٹر فاضل ہاشمی کا شکریہ ادا کیا خاکسار کی پذیرائی پہ اور دوران گفتگو واضح طور پہ یہ کہا کہ موجودہ دور میں اپنے اساتذہ و بزرگانِ ادب کے نقش و قدم چلتے ہوئے سرزمین سنگم پر زبان اردو کا پرچم بلند رکھا ہے جس کا ثبوت مختصر اوقات میں آج کی یہ تقریب ہے خواجہ جاوید اختر میرے سگے چھوٹے بھائی تھے جس نے الہ آباد کی پاک مٹی کو اوڑھ کر ابدی نیند سو گئے اس کی یاد ہمیشہ مجھے یہاں کھینچ لاتی ہے آج ہی اس کے نام پر فٹبال ٹورنامنٹ ہوا ینگسٹرس اکاڈمی کی جانب سے جس میں شرکت کی غرض سے آنا ہوا قمر الحسن صدیقی صاحب نے کہا جاوید بحیثیت فٹبالر اور شاعری کے دونوں فیلڈ میں اپنا ایک منفرد مقام بنایا۔

ہندوستان کی اگلی کھپت میں اضافہ آمدنی میں اضافے سے ہوگا: سیتارمن

نئی دہلی۔ 22/ستمبر۔ایم این این۔ بھارت کی کھپت کی نمو کا اگلا مرحلہ گھرانوں کے اعلی آمدنی والے گروہوں میں منتقل ہونے سے چلایا جائے گا، بڑھتی ہوئی ڈسپوزایبل آمدنی صوابدیدی اشیا اور خدمات پر اخراجات کو تیز کرتی ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کارپوریٹ قیادت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ "رسمی شہری اشرافیہ" سے باہر نظر آئیں۔ پلاٹینم جوبلی نیشنل مینجمنٹ کنونشن 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر خزانہ سیتارمن نے کہا کہ نوجوانوں کا کم انحصار اور زیادہ لمبی عمر گھریلو بجٹ کو "صحت کی دیکھ بھال، ذاتی فلاح و بہبود، صارفین کے پائیدار اور معیاری خدمات" کی طرف منتقل کرے گی۔ "کھپت کا اگلا مرحلہ اوپر کی نقل وحرکت کے ذریعے بریکٹ میں چلا جائے گا جہاں صوابدیدی اخراجات میں تیزی آتی ہے۔ وزیر خزانہ نے زور دیتے ہوئے کہا کہ "کارپوریٹ قیادت کو اس کے باوجود صرف رسمی شہری اشرافیہ کے لیے ڈیزائن کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حکومت خلائی اور جوہری توانائی جیسے شعبوں کو زیادہ سے زیادہ نجی شراکت کے لیے کھولتی ہے، سیتارمن نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کی زیادہ ضرورتیں مارکیٹ کے ذریعے پوری کی جا سکتی ہیں، صنعت سے توقع ہے کہ وہ ان کو حل کرنے کے لیے آگے بڑھے گی۔ انہوں نے حکمرانی اور اعتماد کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ ساؤنڈ گورننس صرف بیرونی ضابطوں کا ایک مجموعہ نہیں ہے جسے تھوک میں اپنایا جائے۔ یہ اس بات سے بڑھتا ہے کہ ادارے کس طرح اپنے آپ کو چلاتے ہیں، اور ان کے معیارات کے مطابق جو وہ خود کو برقرار رکھتے ہیں۔

راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں کے وال پوسٹر کا رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے کے ہاتھوں اجراء

جالنہ: ۲۲/ستمبر (لیاقت علی یاسر): راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام گزشتہ 25 / سالوں سے مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد کیا جا رہا ہے اس سال بھی 29 / نومبر 2026 بروز اتوار صبح 10:30 بجے عالم شاہ لانس عقب اردو ہائی اسکول قدیم جالنہ میں راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے اس سال ہونے والی مسلم اجتماعی شادیوں کے تشہیری وال پوسٹر کا اجراء بدھ کو بعد نماز مغرب شام 07 بجے رکن پارلیمنٹ جالنہ ڈاکٹر کلیان کالے کے ہاتھوں

ان رابطہ دفتر واقع عنبر روڈ جالنہ میں کیا گیا اس موقع پر پر رکن پارلیمنٹ جالنہ ڈاکٹر کلیان کالے کے علاوہ شیخ افسر شیخ جی صدر راحت سوشل گروپ جالنہ، لیاقت علی خان یاسر جالنوی تاسیسی سیکریٹری، شیخ سلیم شیخ محمد، ریاستی نائب صدر اقلیتی سیل کانگریس آئی بدر چاؤس، کانگریس آئی ضلع صدر کلیان دلے، شہر صدر ڈاکٹر وشال دھانورے، عبدالروف پرسو والے، کلیم خان اور دیگر موجود تھے اس موقع پر رکن پارلیمنٹ جالنہ ڈاکٹر کلیان کالے نے اپیل کی کہ جو حضرات اپنے بچے اور بچیوں کی شادی راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر مسلم اجتماعی شادیوں میں کرانا چاہتے ہیں وہ حضرات 15 /نومبر سے قبل راحت سوشل گروپ جالنہ کے ذمہ داران شیخ افسر شیخ جی، لیاقت علی خان یاسر جالنوی، شیخ سلیم شیخ محمد اور دیگر ذمہ داران سے رابطہ کریں واضح رہے کہ راحت سوشل گروپ جالنہ گزشتہ 25 سالوں سے جالنہ شہر میں مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد کرتا آ رہا ہے جو قابل تحسین ہے اور تا حال ان مسلم اجتماعی شادیوں کی معرفت چھ سو سے زائد مسلم جوڑوں کو رشتہ ازدواج میں منسلک کیا جا چکا ہے ان مسلم اجتماعی شادیوں میں اندراج کے لئے لڑکے کی عمر 21 / سال اور لڑکی کی عمر 18 / سال کے اسنادات لازمی ہے اس لیے سبھی خواہشمند سرپرست حضرات سے گزارش ہے کہ وہ 15 / نومبر سے قبل راحت سوشل گروپ جالنہ کے ذمہ داران سے رابطہ کریں اپنے بچے اور بچیوں کا اندراج کرائیں۔

تروڑہ ناکہ کے 'گنگا اسپا' سینٹر پر ناندیڑ پولیس کی کاروائی

اسپا سینٹر کی آڑ میں جاری غیر قانونی جسم فروشی کا پردہ فاش، ایک مرد ملزم حراست میں، 3 متاثرہ خواتین کو بازیاب کرایا گیا

ناندیڑ:۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں غیر اخلاقی انسانی تجارت کی روک تھام کے لیے پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ اور غیر اخلاقی انسانی تجارت انسداد دستہ، ناندیڑ نے تروڑہ ناکہ کے چندنانی کامپلیکس میں واقع 'گنگا اسپا' سینٹر پر چھاپہ مار کر اسپا سینٹر کی آڑ میں جاری مبینہ غیر قانونی جسم فروشی کے کاروبار کا پردہ فاش کیا۔ کارروائی کے دوران ایک مرد ملزم کو حراست میں لیا گیا، جبکہ 3 متاثرہ خواتین کو بازیاب کرایا گیا۔ پولیس کے مطابق 21 ستمبر 2026 کو غیر اخلاقی انسانی تجارت انسداد دستہ، ناندیڑ کو اطلاع ملی تھی کہ تروڑہ ناکہ کے چندنانی کامپلیکس میں واقع گنگا اسپا سینٹر میں غیر قانونی جسم فروشی کا کاروبار جاری ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے لیے پولیس نے فرضی گاہک کے ذریعے معلومات کی تصدیق کی اور منصوبہ بند طریقے سے کارروائی انجام دی۔ فرضی گاہک کو اسپا سینٹر بھیجا گیا، جس کے بعد پولیس ٹیم نے فوری طور پر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران وہاں غیر قانونی جسم فروشی کا کاروبار جاری ہونے کا انکشاف ہوا۔ پولیس کارروائی کے دوران ناندیڑ اور ترچپورہ سے تعلق رکھنے والی 3 متاثرہ خواتین کو بازیاب کرایا گیا۔ پولیس کی جانب سے کی گئی ابتدائی پوچھ گچھ میں خواتین نے بتایا کہ انہیں مساج اور اسپا سروس کے نام پر جسم فروشی کے لیے اسپا سینٹر کے مالک روہت شری رام ڈھگے، عمر 26 سال، ساکن شری پادنگر، ناندیڑ کی جانب سے مبینہ طور پر آمادہ کیا جاتا تھا۔ کارروائی کے دوران پولیس نے ملزم کے قبضے سے مختلف کمپنیوں کے موبائل فون، نقد رقم اور دیگر سامان سمیت مجموعی طور پر 27000 کا مالِ مسروقہ و دیگر سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں ملزم روہت شری رام ڈھگے، عمر 26 سال، ساکن شری پادنگر، ناندیڑ کے خلاف بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 540/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 143(3)، 3(5) اور غیر اخلاقی انسانی تجارت کی روک تھام کے قانون کی دفعات 4، 5 اور 6 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گوروکی رہنمائی میں مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے، بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر مہیش مالی، پولیس سب انسپکٹر اشونی گائیکواڑ، پولیس اہلکار ریتیش کلتھے، گنیش لوسروار، گیانوبا گوٹھیکر، اچیوت مورے اور خاتون پولیس اہلکار ریشودا کیندر نے انجام دی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے میں غیر اخلاقی انسانی تجارت، جسم فروشی کے لیے خواتین کے استحصال یا اس نوعیت کی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کے بارے میں معلومات ہوں تو فوری طور پر ناندیڑ پولیس یا ڈائل 112 پر اطلاع دیں۔

مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی پانچ نشستوں کے لیے ۲۳؍اکتوبر کو رائے دہی

مثالی ضابطہ اخلاق نافذ، ۲۳؍ستمبر کو سیاسی جماعتوں کے عہدیداروں کا اجلاس

اورنگ آباد :۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): بھارت کے انتخابی کمیشن نے مہاراشٹر کی قانون ساز کونسل میں فارغ التحصیل اور اساتذہ کے حلقہ ہائے انتخاب کی پانچ نشستوں کے لیے دو سالہ انتخابات کے لائحہ عمل کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق اورنگ آباد، پونے اور ناگپور ڈویژن کے فارغ التحصیل حلقوں کے ساتھ ساتھ امراوتی اور پونے ڈویژن کے اساتذہ حلقوں سمیت ان پانچوں نشستوں کے لیے تیئیس اکتوبر دو ہزار چھبیس کو رائے دہی مقرر کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ ان حلقوں کی نمائندگی کرنے والے موجودہ اراکین کی مدت کاررواں برس چھ دسمبر کو اختتام پذیر ہو رہی ہے، جس کے پیشِ نظر کمیشن نے یہ انتخابی بگل بجا دیا ہے۔ مہاراشٹر کی ان پانچ نشستوں پر اس وقت جو اراکین نمائندگی کے فرائض انجام دے رہے ہیں، ان میں اورنگ آباد کے حلقے سے ستیش چوہان، پونے سے ارون لاڈ، ناگپور سے ابھجیت ونجاری، امراوتی کے اساتذہ حلقے سے کرن سرنائک اور پونے کے اساتذہ حلقے سے جینت آسگاؤں کر شامل ہیں۔ انتخابی لائحہ عمل کی تفصیلات کے مطابق ۲۲؍ستمبر ۲۰۲۶ء کو باضابطہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ امیدواروں کے لیے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ چھ اکتوبر مقرر کی گئی ہے، جبکہ ۷؍ اکتوبر کو ان کاغذات کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ اسی طرح امیدوار ۹؍اکتوبر تک اپنے نام واپس لے سکیں گے۔ پولنگ کے بعد ۲۷؍ اکتوبر کو ووٹوں کی گنتی ہوگی اور یہ پوری انتخابی کارروائی ہر حال میں ۲۱؍اکتوبر ۲۰۲۶ء سے قبل مکمل کر لی جائے گی۔ انتخابات اور مثالی ضابطہ اخلاق کے تناظر میں تسلیم شدہ قومی اور ریاستی سطح کی سیاسی جماعتوں کے علاقائی صدور اور معتمدین (سیکریٹریز) کا ایک اہم اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس ۲۳؍ستمبر ۲۰۲۶ء کو دوپہر ڈھائی بجے علاقائی کمشنر کی صدارت میں چھترپتی سمبھاجی نگر کے کمشنر دفتر میں منعقد ہوگا۔ اس حوالے سے متعلقہ سیاسی جماعتوں کے عہدیداروں کو مدعو کرنے اور ان کی شرکت یقینی بنانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اس اجلاس میں اورنگ آباد ڈویژن کے فارغ التحصیل حلقے کے حوالے سے ضلع وار انتخابی کاموں، مثالی ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد اور انتخابی عمل سے متعلق دیگر ضروری امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اجلاس کے مکمل انتظامات کے لیے متعلقہ محکموں کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔

اسکول بسوں اور وین میں ضروری اصلاحات کی اپیل

ناندیڑ :۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): حکومت نے ایک اعلامیے کے ذریعے مہاراشٹر موٹر گاڑی (اسکول بسوں کے لیے ضوابط) (پہلی ترمیم) قواعد، 2026 باقاعدہ طور پر جاری کر دیے ہیں۔ اس سرکاری اعلامیے کے قاعدہ نمبر چھیاسٹھ کو چھوڑ کر باقی تمام شقیں اسکولی بسوں اور وینوں سے متعلق ہیں۔ اس حوالے سے ناندیڑ ضلع کے تمام اسکولی بسوں اور وینوں کے مالکان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس حکومتی اعلامیے کے مطابق اپنی گاڑیوں اور ان کے انتظامی امور میں ضروری تبدیلیاں اور اصلاحات لائیں۔ چونکہ حکومت کی جانب سے یہ اعلامیہ سولہ جولائی دو ہزار چھبیس کو جاری کیا گیا تھا، اس لیے قواعد کے مطابق اس تاریخ کے بعد تین ماہ کے اندر یہ تمام ترامیم اور تبدیلیاں کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اسکولی طلبہ کے تحفظ اور سلامتی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے متعلقہ گاڑیوں کے مالکان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان نئے اصولوں کی مکمل پابندی کریں۔ ناندیڑ کے علاقائی افسر برائے نقل و حمل نے متعلقہ افراد پر زور دیا ہے کہ وہ دی گئی مدت کے اندر لازمی کارروائی مکمل کر لیں۔

نور جہاں مقصود پٹھان، ریاستی سطح کا مثالی معلمہ ایوارڈ سے سرفراز

لاتور :۲۲؍ ستمبر (محمد مسلم کبیر) ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کے اسکول نمبر 13 محبوبیہ کالونی ناندیڑ کی سرگرم اور مثالی معلمہ نور جہاں مقصود پٹھان کو مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا کی جانب سے لاتور میں ریاستی سطح کا مثالی معلمہ ایوارڈ 2026 سے سرفراز کیا گیا ہے۔ معلمہ نور جہاں مقصود پٹھان نے تدریسی فرائض کے ساتھ طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے، ان میں نظم و ضبط اور اچھے اخلاق پیدا کرنے اور ان کی شخصیت سازی کے لیے مختلف تعلیمی و ہم نصابی سرگرمیاں مؤثر انداز میں انجام دے کر اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی ہے۔

سنجے گاندھی نرادھار یوجنا کے 89؍مستحقین کے آدھار کی خصوصی مہم کے تحت تجدید

بایومیٹرک دشواریوں کا سامنا کرنے والے مستحقین کے لیے 24 ستمبر سے خصوصی مہم

ناندیڑ، 22 ستمبر (ورق تازہ نیوز): ریاستی حکومت کے 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت سنجے گاندھی نرادھار یوجنا کے ان مستحقین کے آدھار کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے خصوصی مہم چلائی جائے گی، جن کا بایومیٹرک دشواریوں کے باعث آدھار اپ ڈیٹ نہیں ہو سکا ہے۔ ناندیڑ ضلع کے ایسے 89 مستحقین کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کے محکمہ عمومی انتظامیہ کی جانب سے 9 ستمبر 2026 کو جاری کردہ حکومتی فیصلے کے مطابق 17 ستمبر سے 17 اکتوبر 2026 تک 'سیوا سنکلپ ابھیان' نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کے تحت شہریوں کو مختلف سرکاری خدمات آسانی سے فراہم کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے، جس میں آدھار اپ ڈیٹ کرنے کی سہولت بھی شامل ہے۔ سنجے گاندھی نرادھار یوجنا کے بعض مستحقین کو عمر رسیدگی، جسمانی معذوری، بیماری، انگلیوں کے نشانات دھندلے ہونے یا دستیاب نہ ہونے کے علاوہ آنکھوں کی بیماری یا عمر رسیدگی کے باعث آنکھ کی پتلی کی شناخت کے عمل میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ان کا آدھار اپ ڈیٹ نہیں ہو پا رہا ہے۔ ایسے مستحقین کو آدھار اپ ڈیٹ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ضلع کے تمام تعلقہ جات سے مجموعی طور پر 89 مستحقین کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ 24 ستمبر سے 19 اکتوبر 2026 کے دوران متعلقہ تحصیل دفاتر کے ملازمین کے تعاون سے مستحقین کو ان کے مقررہ دن اور وقت کے مطابق آدھار سیوا مرکز، مہاویر چوک، بندا گھاٹ روڈ، ناندیڑ میں لایا جائے گا، جہاں ان کے آدھار کو اپ ڈیٹ کرنے کی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ متعلقہ تحصیلداروں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اپنے ماتحت رابطہ کار ملازمین کے ذریعے مستحقین کو مقررہ تاریخ اور وقت پر آدھار سیوا مرکز میں حاضر ہونے کے لیے ضروری اطلاع فراہم کریں۔ اس خصوصی مہم کے ذریعے بایومیٹرک دشواریوں کے باعث آدھار اپ ڈیٹ نہ کرا سکنے والے سنجے گاندھی نرادھار یوجنا کے مستحقین کو ضروری سہولت فراہم ہوگی اور سرکاری اسکیموں سے فائدہ حاصل کرنے میں پیش آنے والی مشکلات دور کرنے میں مدد ملے گی۔ ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے کی رہنمائی میں اس خصوصی مہم کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

ایم بی بی ایس، انجینئرنگ اور دیگر تعلیمی اداروں میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کا جماعتِ اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے تہنیتی پروگرام

ناندیڑ: ۲۲رستمبر (نمائندہ): جماعتِ اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے آج دفترِ جماعت، نئی آبادی میں ان طلبہ کی حوصلہ افزائی اور تہنیت کے لیے ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا، جنہوں نے ایم بی بی ایس، انجینئرنگ اور آئی آئی ٹی سمیت ملک کے معروف اور باوقار تعلیمی اداروں میں داخلہ حاصل کر کے نمایاں تعلیمی کامیابی حاصل کی ہے۔ تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ماہرِ تعلیم شیخ نجم الدین اور سابق ایجوکیشن آفیسر سراج شاکر کو اورنگ آباد سے مدعو کیا گیا تھا۔ پروگرام میں میڈیکل اور انجینئرنگ کے شعبے میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی تعلیمی حصولیابیوں کو سراہتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ اور ایک کتاب کا تحفہ دے کر تہنیت پیش کی گئی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ نجم الدین نے کہا کہ میڈیکل شعبے میں داخلہ پانے کے لیے ملت کے طلبہ کی جانب سے پچھلے چند سالوں میں کافی سنجیدہ کوششیں دیکھی جا رہی ہیں، جس کے کافی مثبت اثرات بھی نمایاں طور پر محسوس ہو رہے ہیں اور مسلم طلبہ کا میڈیکل کالجوں میں داخلوں کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے ناندیڑ گورنمنٹ میڈیکل کالج کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ناندیڑ کے گورنمنٹ میڈیکل کالج میں اس سال 30 سے 35 مسلم طلبہ نے فری سیٹ پر داخلہ پانے میں کامیابی حاصل کی ہے، جو اپنے آپ میں ایک بڑی بات ہے۔ جس طرح میڈیکل کی تعلیم کو لے کر سنجیدہ کوششیں ہو رہی ہیں، اگر دیگر شعبہ جات میں بھی اسی نوعیت کی کوششیں کی گئیں تو بعید نہیں کہ آئی آئی ٹی، انجینئرنگ، کامرس اور دیگر شعبوں میں بھی مسلم طلبہ کی کامیابی کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ ایم بی بی ایس میں داخلہ پانے والے طلبہ سے شیخ نجم الدین نے خصوصی طور پر گزارش کرتے ہوئے کہا کہ جب آپ اپنی میڈیکل کی تعلیم مکمل کر لیں تو اس کے بعد کسی بھی گورنمنٹ اسپتال میں طبی خدمات کی فراہمی کو ترجیح دینا، کیونکہ آپ کی خدمت سے سرکاری اسپتالوں میں علاج کے لیے آنے والے غریب اور بے سہارا لوگوں کا بہتر سے بہتر علاج ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم میں مہارت کے ساتھ ساتھ اخلاق و کردار کو بھی سنوارنا بہت ضروری ہے۔ طبی خدمات انجام دیتے وقت ایمانداری اور دیانت داری سے کام لینا ضروری ہے۔ سراج شاکر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے دوران سخت محنت اور مستقل مزاجی بہت ضروری ہوتی ہے۔ تعلیم کے حصول کے دوران کئی بار مشکل مرحلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پست ہمت ہوئے بغیر کوششیں جاری رکھی جائیں تو بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ انہوں نے آئن اسٹائن کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ابتدا میں اس کی ریاضی بہت کمزور تھی۔ وہ ٹھیک سے دس تک کے پہاڑے بھی یاد نہیں رکھ پاتا تھا، جس کے لیے اسے تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد اس نے دل میں مضبوط ارادہ کیا اور مطالعہ کر کے ایک عظیم سائنس داں بنا۔ اسی طرح ہم بھی تعلیم کے میدان میں امتیازی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ امیر مقامی جماعتِ اسلامی ناندیڑ پٹھان عابد خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعتِ اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے منعقد کیے گئے اس پروگرام کا مقصد طلبہ کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تعلیم، محنت اور اعلیٰ تعلیمی اہداف کے حصول کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ خصوصاً ایم بی بی ایس جیسے پیشہ ورانہ کورس میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کی کامیابی کو قابلِ تحسین قرار دیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ اور ان کے اہلِ خانہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی مزید کامیابی اور مستقبل میں ملک و ملت کی خدمت کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ پروگرام میں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی گئی اور انہیں اپنی محنت کا سلسلہ جاری رکھنے کی ترغیب دی گئی۔ جماعتِ اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے اس طرح کے پروگراموں کے ذریعے طلبہ کی تعلیمی کامیابیوں کو معاشرے کے سامنے لانے اور نئی نسل کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے حوصلہ دینے کی کوشش کی گئی۔ تقریب کی نظامت ایس ایم صمیم نے کی، جبکہ اظہارِ تشکر شعبۂ تعلیم کے مقامی سیکریٹری محمد جمیل نے ادا کیا۔ تقریب میں کثیر تعداد میں طلبہ اور ان کے سرپرستوں نے شرکت کی۔

غیر قانونی کاروبار کے خلاف کریک ڈاؤن

تین ہفتوں میں ۱۲۲۲؍مقدمات درج، ۱۹۸۲؍افراد کے خلاف کاروائی

ناندیڑ :۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسر (ڈپٹی انسپکٹر جنرل) شری شاہاجی اماپ کی رہنمائی میں ناندیڑ رینج میں یکم سے ۳۰؍ستمبر ۲۰۲۶ء کے درمیان غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کے لیے خصوصی مہم کا تیسرا مرحلہ چلایا جا رہا ہے۔ اس مہم کے تحت گٹکھا، جوا، غیر قانونی شراب کی فروخت اور ناجائز اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف مختلف قانونی دفعات کے تحت مسلسل کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، اس مہم کے ابتدائی تین ہفتوں یعنی یکم سے ۲۱؍ستمبر کے دوران ناندیڑ کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر کارروائیاں کی گئیں۔ ان میں نئے قانون بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ ۱۲۳؍ کے تحت گٹکھا فروشوں کے خلاف ۱۷؍، انسدادِ جوا ایکٹ کے تحت ۲۰۴؍، امتناعِ شراب ایکٹ کے تحت ۷۴۶؍، قانونِ اسلحہ کے تحت ۲۸؍ اور دیگر قوانین کے تحت ۲۲۲؍ کارروائیاں انجام دی گئی ہیں۔ مجموعی طور پر ۱۲۲۲؍ کارروائیاں کرتے ہوئے ۱۹۸۲؍ افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اس دوران ملزمان کے قبضے سے ۱۵؍ کروڑ، پانچ لاکھ، ۲۳؍ ہزار روپے مالیت کا سامان بھی ضبط کیا گیا ہے۔ اس وسیع مہم کے دوران اعلیٰ پولیس افسر کے دفتر سے وابستہ خصوصی ٹیم نے بھی چند اہم چھاپے مارے ہیں۔ ان میں ضلع پربھنی کے علاقے جنتور میں قائم دوستی متر منڈل چیریٹیبل ٹرسٹ نامی کلب پر کی گئی کارروائی، ضلع ہنگولی کے وسمت شہر میں بھٹی گلی کے جوئے کے اڈے پر مارا گیا چھاپہ اور ضلع ناندیڑ کے اتوارا تھانے کی حدود میں گٹکھا فروشوں کے خلاف کی گئی کارروائی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام میں عوام کی براہِ راست شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے پولیس محکمے نے خبر کے نام سے ایک فون سروس (ہیلپ لائن) بھی متعارف کرائی ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اماپ نے شہریوں سے گزارش کی ہے کہ وہ اپنے اطراف میں ہونے والے کسی بھی غیر قانونی کاروبار کی اطلاع موبائل نمبر 9150100100 پر کال کر کے یا واٹس ایپ پیغام کے ذریعے بلا جھجھک پولیس تک پہنچائیں۔

ایس آئی آر میں غفلت برتنے پر دو بی ایل او معطل

ناندیڑ: ۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): رائے دہندگان کی فہرستوں پر خصوصی اور تفصیلی نظرِ ثانی کے پروگرام کے دوران اپنے تفویض کردہ فرائض میں سنگین غفلت اور لاپرواہی برتنے کے الزام میں ناندیڑ کے شمالی اسمبلی حلقے سے وابستہ دو بوتھ لیول افسران کو پیر، ۲۱؍تاریخ کے روز ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ضلعی انتظامیہ کی جانب سے باقاعدہ اور سخت احکامات جاری کر دیے گئے ہیں، جس کے بعد انتخابی ڈیوٹی پر مامور عملے میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، پورے ملک کے ساتھ ساتھ ضلع ناندیڑ میں بھی الیکشن کمیشن کی خصوصی ہدایت پر ۳۰؍جون سے لے کر ۱۷؍اگست ۲۰۲۶ء تک ایس آئی آر کا کام کیا گیا۔ اس مہم کے دوران ان افسران پر یہ اہم ذمہ داری عائد کی گئی تھی کہ وہ گھر گھر جا کر شہریوں سے فارم پُر کروائیں اور کوائف اکٹھے کریں۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد قاعدے کے مطابق رائے دہندگان کو ان کے اندراج کی ایک رسید یا نقل بھی فراہم کی گئی تھی۔ تاہم، بعد ازاں یہ انکشاف ہوا کہ ناندیڑ شمالی اسمبلی حلقے کی فہرست کے حصہ نمبر ۲۸؍ پر تعینات افسر وشنو کانت بالاجی راوت اور حصہ نمبر ۲۱۳؍ کے افسر مادھو پجئی نے متعدد ووٹروں کے نام محکمے کے مخصوص برقی نظام (سافٹ ویئر) پر درج ہی نہیں کیے تھے، جس کے باعث ان شہریوں کا اندراج ادھورا رہ گیا۔ اس سنگین بدانتظامی کے حوالے سے متعلقہ افسرِ اندراجِ رائے دہندگان کے پاس باضابطہ شکایات درج کروائی گئیں۔ ان شکایات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے جب معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کی گئیں تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ جن شہریوں نے اپنے فارم باقاعدہ طور پر پُر کر کے جمع کروائے تھے، فہرستِ تازہ میں ان کے نام سرے سے غائب تھے۔ اسی مجرمانہ غفلت کو بنیاد بناتے ہوئے انتظامیہ نے ضلع پریشد کے اعلیٰ انتظامی افسر اور محکمہ تعلیم کے ضلعی افسر کو ایک مراسلہ ارسال کیا، جس میں دونوں قصوروار اہلکاروں کے خلاف فوری تادیبی کارروائی کی سفارش کی گئی تھی۔ اسی کارروائی کے تسلسل میں، انتخابی ڈیوٹی جیسے حساس اور قومی فریضے میں کوتاہی برتنے پر ان دونوں اہلکاروں کو فوری اثر سے معطل کر دیا گیا ہے۔

مال ٹیکڑی پل کی سڑک کے کام کے لیے راشٹروادی کی 2024 سے نمائندگی جاری

کچھ سیاسی لیڈران اب مفت کریڈٹ نہ لیں: رؤف زمیندار

ناندیڑ :۲۲رستمبر (راست): شہر کے مال ٹیکڑی پل پر سڑک کی خستہ حالی اور بڑے بڑے گڑھوں کے باعث گاڑیوں کے مالکان اور مسافروں کو گزشتہ کئی عرصے سے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ سڑک پر موجود گڑھوں کی وجہ سے حادثات کا خدشہ بھی برقرار تھا۔ اس مسئلے کے حل کے لیے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے نوجوان لیڈر رؤف زمیندار نے 2024 سے محکمہ تعمیرات عامہ کے ساتھ مسلسل نمائندگی اور پیروی کی۔ بالآخر ان کی کوششوں کے بعد مال ٹیکڑی پل کی سڑک کی مرمت کا کام 20 ستمبر سے شروع ہو گیا ہے۔ رؤف زمیندار کے مطابق مال ٹیکڑی پل کی خستہ حال سڑک کی فوری مرمت کے مطالبے کو لے کر انہوں نے 2024 میں محکمہ تعمیرات عامہ سے رجوع کیا تھا۔ اس کے بعد 15 اکتوبر 2025 اور 14 نومبر 2025 کو بھی محکمہ تعمیرات عامہ کو تحریری نمائندگی پیش کی گئی۔ ان مسلسل کوششوں کے بعد محکمہ تعمیرات عامہ نے 17 نومبر 2025 کو مذکورہ سڑک کے کام کے لیے تکنیکی منظوری دی۔ تکنیکی منظوری کے بعد ضروری انتظامی کارروائی مکمل کی گئی اور اب سڑک کی مرمت کا عملی کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کے لیے 53 لاکھ روپے کا فنڈ منظور کیا گیا ہے۔ کام شروع ہونے سے مال ٹیکڑی پل سے روزانہ گزرنے والے گاڑیوں کے مالکان اور شہریوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ رؤف زمیندار نے کہا کہ دیگلور ناکہ اور اس کے اطراف کے علاقوں میں سڑکوں، نالوں اور دیگر شہری مسائل کے حل کے لیے بھی وہ مسلسل انتظامیہ کے ساتھ پیروی کرتے رہے ہیں۔ بعض مسائل کے سلسلے میں احتجاج بھی کیا گیا ہے اور انتظامیہ کی توجہ شہری مسائل کی جانب مبذول کرائی گئی ہے۔ دریں اثنا، رؤف زمیندار نے بعض سیاسی رہنماؤں پر الزام عائد کیا ہے کہ مال ٹیکڑی پل کی سڑک کا کام شروع ہوتے ہی کچھ لوگ اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سڑک کے کام کے لیے 2024 سے مسلسل نمائندگی کی جا رہی تھی، جبکہ 17 نومبر 2025 کو کام کو تکنیکی منظوری مل چکی تھی اور اس کے بعد انتظامی کارروائی مکمل ہونے پر اب عملی کام شروع ہوا ہے۔ رؤف زمیندار نے کہا کہ جن لوگوں نے اس کام کے لیے کوئی نمائندگی یا جدوجہد نہیں کی، انہیں محض کام شروع ہونے کے بعد فوٹو سیشن کر کے اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوام سب کچھ جانتے ہیں اور کام کے لیے کس نے کب اور کتنی کوشش کی، اس سے شہری بخوبی واقف ہیں۔

گاڑیوں کی فضائی آلودگی کی جانچ کے نئے نرخوں پر عمل درآمد شروع

ناندیڑ: ۲۲رستمبر (ورق تازہ نیوز): ریاستی حکومت نے موٹر گاڑیوں کی فضائی آلودگی کی جانچ کے نرخوں میں ترمیم کرتے ہوئے فیس میں اضافے کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔ اس حکومتی فیصلے کے تحت اب گاڑی کی ساخت اور اس میں استعمال ہونے والے ایندھن کی نوعیت کی بنیاد پر جانچ کے نئے نرخ مقرر کیے گئے ہیں، جن پر عمل درآمد بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ نئے مقررہ نرخوں کی تفصیلات کے مطابق، اب دو پہیہ گاڑیوں کی آلودگی کی جانچ کے لیے ساٹھ روپے، پٹرول پر چلنے والی تین پہیہ گاڑیوں کے لیے ایک سو بیس روپے، جبکہ پٹرول، سی این جی اور ایل پی جی گیس پر چلنے والی دیگر گاڑیوں کے لیے ایک سو پچاس روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔ اسی طرح ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں کے لیے جانچ کی فیس ایک سو اسی روپے مقرر کی گئی ہے۔

ٹی سی گم گئی

میری سید اقبال ولد سید جعفر کے نام کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کی جماعت نہم پاس کی ٹی سی دیگلور ناکہ سے منیار گلی تک دوران سفر کہیں گم ہو گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

سید اقبال ولد سید جعفر
منیار گلی ناندیڑ

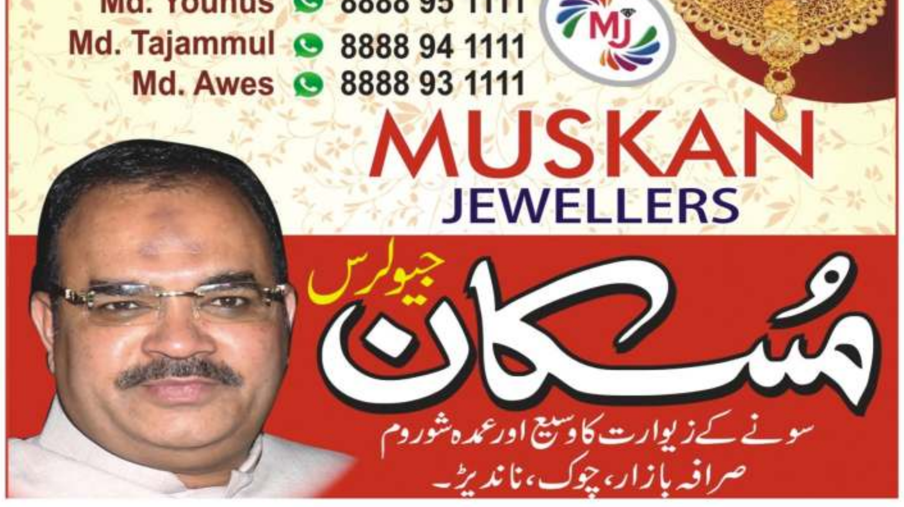

پرنٹر، پبلیشر ' پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس' اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی